# Western Civilization

BY Dr. Mufti Yasir Nadeem Al Wajidi

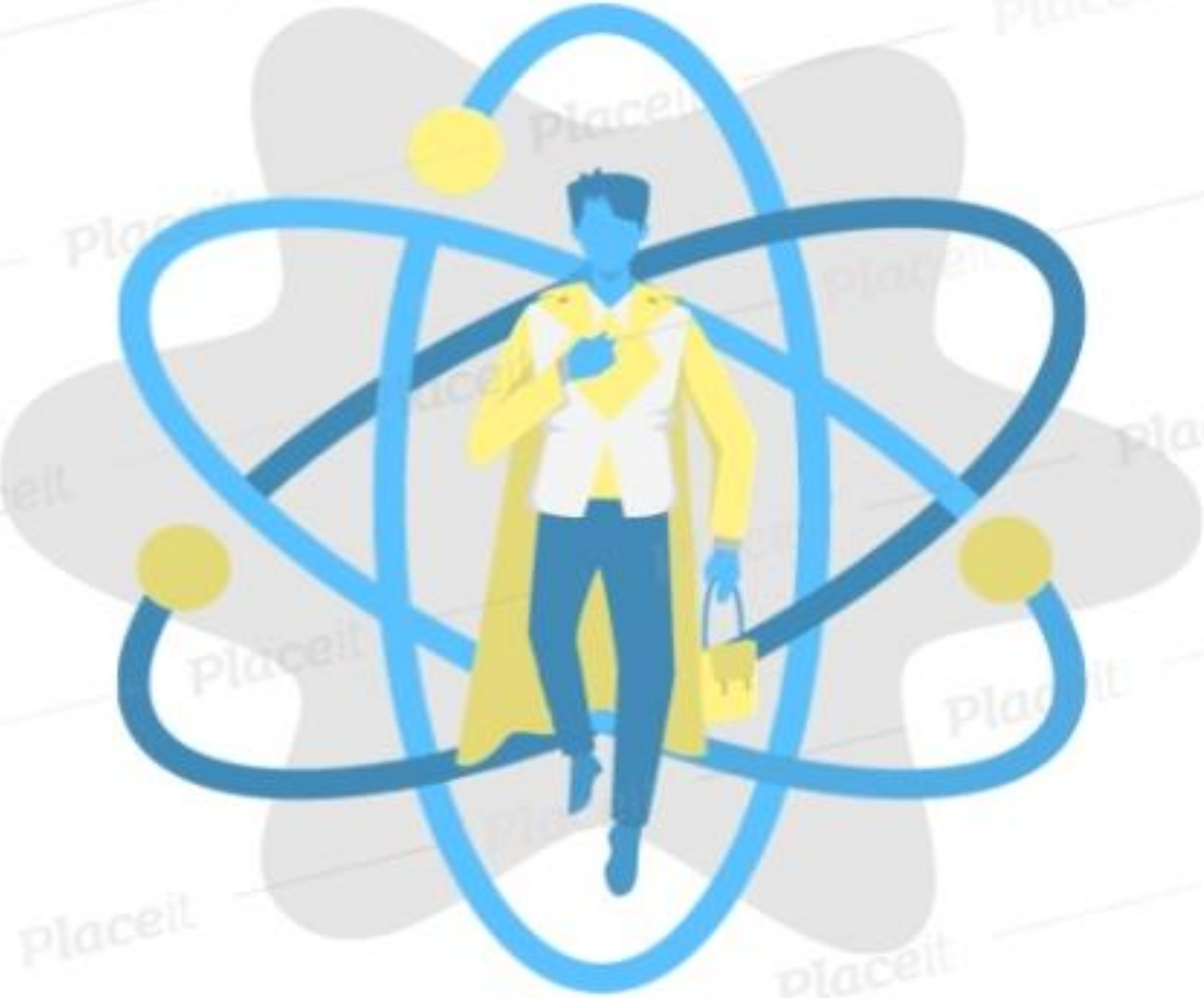

**Course: The Incoherence Of Atheists**

*Summarized By: Maulana Fazal Raheem Mauwi*

تہافت الملاحدہ

**Incoherence of Atheists**

**ازافادات:- حضرت مفتی یاسر ندیم الواجدی دامت برکاتہم**

اللہ تبارک وتعالیٰ کاارشاد ہے:-

"اے ایمان والو! تم میں سے جو اپنے دین سے پھر جائے (وہ یادرکھے) کہ عنقریب للہ ایسے لوگوں کو لائیں گے، جن سے خدا محبت کرتے ہیں اور وہ خدا سے، وہ مسلمانوں کے مقابلہ نرمی برتنے والے اور کفر کرنے والوں کے مقابلہ زور آور ہوں گے، وہ للہ کے راستہ میں جہاد کریں گے اور برا کہنے والے کے برا کہنے سے نہیں ڈریں گے، (۲) یہ اللہ کا فضل ہے، للہ جسے چاہتے ہیں اسے عطا فرماتے ہیں، اور للہ بڑی گنجائش والے اور علم والے ہیں (المائدہ:54 از آسان تفسیر قرآن)۔

مسلمان ہونے کے ناطے ہماری یہ ذمہ داری تھی کہ ایمان کی دولت کو دوسروں تک لے کر جاتے، لیکن غفلت کا انجام ہے کہ، آج پوری دنیا میں ارتداد والحاد کی لہر چل رہی ہے، اور فکر کی بات یہ کہ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے وافر مقدار میں افراد مہیا نہیں ہیں۔

جس طرح "حجة الاسلام امام غزالی رح" نے اپنے دور میں یونانی فلسفے سے پیدا ہونے والے شکوک وشبہات کا قلع قمع کرنے کے لئے، جو کارنامہ انجام دیا وہ اسلامی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔

حضرت مفتی یاسر ندیم الواجدی صاحب امام غزالی رح کی خدمات، خصوصا ان کی مایہ ناز تصنیف "تہافت الفلاسفہ" کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے، "تہافت الملاحدہ" نامی ایک تاریخ ساز کورس کا آغاز ۳/

اکتوبر کو کر چکے ہیں۔ جس میں ۱۸ سبجیکٹ ہیں جس کا دورانیہ تقریباً دو سال کا ہے، ہر سبجیکٹ کی چار کلاسز بروز سنیچر ہوں گی، اس طرح ایک سبجیکٹ ایک مہینہ میں مکمل ہو گا۔

دین اسلام کی تبلیغ پورے اعتماد کے ساتھ، اسی طرح ارتداد (Apostasy) والحاد (Atheism) جیسے فتنوں کی سر کوبی، غلط فہمیوں کا ازالہ کر کے حقائق کو واضح کرنے والے افراد کی فراہمی اس پروگرام کا بنیادی ٹارگٹ ہے۔ کم از کم اس کورس کو پورا کرنے والا شخص - ان شاء اللہ - شکوک وشبہات سے خود کو محفوظ کر لے گا۔

1-پہلا سبجیکٹ

## مغربی تہذیب کا تعارف و تفہیم(Introduction to Western civilization)

ارتداد و الحاد کی اصل وجہ مغربی تہذیب و افکار(Western civilization)ہیں، اس لیے جب تک ہم مغربی تہذیب کیا ہے؟اس کی خصوصیات اور نقصانات کیا کیا ہیں؟اس کے اندر کیا کیا چیزیں ظاہر ہوئیں جن کے باعث پورے دنیا میں ارتداد و الحاد پھیل گیا، اور اس کے فلسفے سے جب تک پورے طور پر واقف نہ ہوں، ان فتنوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ مرض کے علاج سے پہلے بیماری کے کیا اسباب وہ محرکات ہیں، ان کا جاننا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اس لیے یہ سب سے پہلا سبجیکٹ ہے۔

**• ارتداد و الحاد کی دو قسمیں ہیں**

**1- علمی الحاد(intellectual atheism)۔**

**2- نفسانی الحاد(sensual athesim)**

ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ، سائنس و فلسفہ وغیرہ کے مطالعہ سے کوئی شخص، الحاد وارتداد کے راستے پر چل پڑے، اس لیے دنیا میں پہلی قسم کا الحاد وارتداد بہت کم ہے۔ زیادہ تر لوگ نفسانی خواہشات اور مغربی تہذیب(Western civilization)کے اثر سے سے الحاد وارتداد کے شکار ہیں، اس لیے دوسری قسم کے ملحدین و مرتدین زیادہ ہیں۔

**• مغرب(Western civilization)سے اسلامی دنیا کو چیلنجز**

**1- پہلا چیلینج:-** علم(knowledge)اور یونانی زبان میں episteme کہتے ہیں۔ مغرب نے ایک نظام تعلیم، علم کے حصول کا طریقہ متعارف کرایا، جو آج پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے کہ علم دو ہی طریقے

سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

1-مشاہدہ(Observation) 2-تجربہ(Experience)۔اسی کو"epistemology(اسباب علم)" کہتے ہیں(اگلا کورس اسی سبجیکٹ پر ہے)۔اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نظام تعلیم کا پڑھا ہوا شخص کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ میں اس خدا کو کیسے مان لوں جس کا میں نے مشاہدہ نہیں کیا، دیکھا نہیں، اور ہمارے یہاں ایمان بالغیب(بغیر دیکھے ایمان لانا) ہے۔لہذا اس شخص کا ایمان فطری(دل کسی طرح کے شبہات کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہو) نہ رہا۔اسباب علم صرف یہی دو نہیں بلکہ اور بھی ہیں اس کا ثبوت ان شاء اللہ اگلے سبجیکٹ میں ضرور آئے گا۔

**2۔دوسرا چیلینج:-اسلامی دنیا کا نظام تعلیم احساس کمتری کا سبب ہے۔**

نظام تعلیم مقامی کلچر کا عکاس(Reflection) ہوتا ہے۔اس لیے ہم نظام تعلیم کو باہر سے نہیں لا سکتے، بلکہ جس کلچر میں تعلیم ہوگی نظام بھی وہیں کا ہو گا۔ مگر ظلم یہ ہوا پوری دنیا میں کہ ہم نے مغرب کے نظام تعلیم کو اپنالیا، اور اسلامی یونیورسٹیوں اور اسکولوں میں ہم نے جمہوریت اور شوشلزم وغیرہ ازم کی تعلیم دینا شروع کر دی۔ اب اسلام کے ساتھ کیسے جوڑیں، لہذا اسلامی جمہوریت وغیرہ پر کتابیں لکھی جانے لگیں، گویا یہ ہے تو مغربی فلسفہ مگر ہم نے اس کو اسلامائز کر لیا۔ مسلمانوں کا یہ طریقہ معذرت خواہانہ ہے، اپنی فکر کو نہ سمجھ کر مغرب کے مسلط کیے ہوئے نظام کو اسلام سے تطبیق دینے لگے۔

(نظام تعلیم کلچر کا عکاس ہوتا ہے اس جگہ تھوڑی سی تشنگی رہ گئی یہ بات خوب واضح طور پر مجھے سمجھ میں نہیں آئی)

**3-تیسرا چیلینج:-** نظریہ ارتقاء theory of evolution

مغربی ممالک کے بہت سے اسکولوں اور یونیورسٹیوں میں اس تھیوری کو عقیدہ کا درجہ دے دیا گیا۔ اگر

انہیں معلوم ہو جائے کہ آپ اس نظریہ کے مخالف ہیں تو آپ کا ایڈمیشن نہیں ہو گا۔ اس تھیوری کا انجام اور نتیجہ یہ ہے کہ انسان مخلوق نہ رہا، حالانکہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔

**4-چوتھا چیلنج:-** اقتصادیات و معاشیات Economics، سیاست Politics، سماجی سائنس Social science

ان تینوں میں مغرب نے پوری دنیا کے ذہن و دماغ میں یہ بات بیٹھادی کہ ہم ہی معیار حق (standard) ہیں۔ آپ ملکی سطح پر "سرمایہ دارانہ نظام" کے خلاف، دوسرا نظام لائیں گے تو پوری دنیا آپ کے پیچھے پڑ جائے گی۔ اسی طرح لوگ خلافت کی بات کرنے سے ڈرتے ہیں اس لیے کہ مغرب نے خلافت کو دہشت گردی قرار دے رکھا ہے۔ حالانکہ خلافت ایک سیاسی نظام ہے، اور دنیامیں جمہوری نظام کے علاوہ بادشاہت وغیرہ بھی ہے کسی کو اعتراض نہیں بلکہ پورا سپورٹ ہے، مگر آپ خلافت کی بات نہیں کر سکتے۔ اسی طرح سوشل سائنس میں مثلاً مرد اور عورت میں مساوات (Equality)، مغرب نے ہمیں پڑھادیا کہ یہی حق نظریہ ہے، لہذا لوگ اس کے خلاف سننا گوارہ نہیں کرتے۔

**5-پانچواں چیلنج:-** ارتداد Apostasy

برٹرینڈ رسل (Bertrand Russell) یہ انگلینڈ کا بہت مشہور فلسفی رہ چکا ہے، یہ ملحد تھا، اس نے اپنی کتاب "why I am not Christian" میں عیسائیت کو نامعقول ثابت کیا ہے، لیکن ایک جگہ اسلام پر حملہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ "اسلام نے جدید دور (modern period) میں کون سی ذہنی و تہذیبی ضرورت کو پورا کیا ہے؟ کیا اسلامی تہذیب میں تمام مسائل کا حل ہے؟ ذہنی و فکری (intellectual) مسائل کا علاج ہے؟" یعنی اسلام کے پاس دور حاضر کے مسائل کا حل نہیں ہے۔ ہم جواب میں مسلم سائنسدانوں کو مثلاً "ابو جابر حیان" وغیرہ کو نہیں پیش کر سکتے اس لیے کہ اس کا اعتراض جدید دور کے

متعلق ہے کہ اس دور میں کامیابی کے ساتھ اسلامی نظام کو کہاں نافذ کیا گیا؟ اور فکری مسائل کا کس طریقے سے جواب دیا؟ کہ دنیا کے سامنے آئیڈیل ہو۔ ہمارے پاس گذشتہ تقریباً دو سو سال سے وہ علاقہ ہے ہی نہیں۔ اب جو لوگ اس کو پڑھتے ہیں وہ مرتد ہونے لگتے ہیں۔ اس لیے اس سوال کا جواب عملی طور پر دینے کی ذمہ داری ہماری ہے۔

واقعی ان چیلنجز سے احساس ہوتا ہے کہ مغربی تہذیب (Western civilization) کو جاننا کتنا ضروری ہے، تاکہ معلوم ہو کہ ارتداد کن کن راہوں سے آتا ہے، اور ہم بھی ان کی تہذیب کو چیلنج کر سکیں۔

**علاج: -**

- **جواب دینے کے بجائے اصولی گفتگو ضروری ہے** اس سے کہا جائے کہ تھوڑا سا اپنا نظریہ بدلو بات وہی ہوگی مگر پہلے اصولی بحث ہو جائے۔ اس لیے کہ ملحد کی حکمت عملی (Strategy) یہ ہوتی ہے کہ وہ ہمیں لاجواب کرنے کے لئے فروعی مسائل (secondary issues) میں الجھائے رکھنا چاہتا ہے، مثلا محمد ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے چھ سال کی عمر میں نکاح کیوں کیا؟ ہم پہلے اس سے اصولی گفتگو کریں کہ اللہ موجود ہے کہ نہیں؟ ہماری زندگی با مقصد ہے یا پھر بے مقصد؟ مقصد کا پتہ کیسے چلے گا تو خدا کی طرف سے جو انسانوں کے ساتھ مراسلات مواصلات (communication) ہوا ہے اس پر بات کریں، پھر رسالت اور آپ ﷺ کے آخری رسول اور نبی ہونے پر گفتگو کریں گے جب اصولی بات سمجھ میں آجائے گی تو فروعی مسائل کا سمجھنا آسان ہو جائے گا۔
- **نقد کرنا (criticize) ضروری ہے** گول کریں نا کہ گول بچائیں، اسی کو انگریزی میں کہتے ہیں Play offence not defence ملحد کبھی نہیں چاہے گا کہ اس کے اوپر نقد ہو۔ اس لیے جہاں ہمیں خدا کے

وجود کو ثابت کرنا ہے ساتھ ہی ساتھ ملحدین کے نظریات پر نقد بھی کرنا ہے، ان کا نظریہ ہے کہ دنیا خود بخود وجود میں آگئی اور پوری دنیا کو قوانین فطرت (laws of nature) چلاتے ہیں۔ ہم اس سے کہیں گے کہ کسی قانون کے لیے تو قانون بنانے والے کا ہونا ضروری ہے، قانون خود بخود بن کر نظام چلانے لگے ایسا نہیں ہے بلکہ افراد ہوتے ہیں جو قانون کو چلاتے ہیں، آپ کا قانون تو اتنا عجیب ہے کہ پوری کائنات کو چلا رہا ہے۔ قانون کسے علاقہ کو کیسے چلا سکتا ہے؟ ہمیں ثابت کر کے دکھاؤ۔

**دوسری کلاس:-**

لوگوں کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ ہمارے مذہب میں کوئی کمی ہے، یا مذہب کی تشریح (interpretation) میں کچھ کسر رہ گئی ہے، صحیح سمجھ نہیں پارہے، یا سمجھا نہیں پارہے۔ جب ہم مغرب (West) کے تمام ادوار (periods) ،اور ان کی خصوصیات سے واقفیت حاصل کرلیں گے، تو یہ بات کھل کر سامنے آجائے گی کہ مغربی تہذیب (Western civilization) نے صرف ہمارے جسموں کو غلام نہیں بنایا، بلکہ روحوں اور دلوں کو بھی غلام بنا رکھا ہے۔ وہاں کا جیسا بھی فلسفہ آتا ہے ہم بلاچوں وچرا قبول کر لیتے ہیں، اور اس کی بنیاد پر اپنے مذہب کے بارے میں شک کا شکار ہو جاتے ہیں۔

**-مغرب کی تاریخ کے پانچ (periods) ادوار**

1:- **عہد قدیم (ancient ages)** تین ہزار سال قبل مسیح سے چار سو سال بعد المسیح تک (3000 B.C.E - 400C.E)۔ چونکہ تین ہزار سال قبل مسیح تحریر ایجاد ہوئی (اس سے پہلے لوگ باقاعدہ لکھتے نہیں تھے بلکہ پتھر وغیرہ پر تصویریں بنالیتے تھے) اس لیے اس دور کا آغاز 3000 B.C.E سے کرتے ہیں۔ اور چار سو سال بعد المسیح رومن ایمپائر کا سقوط ہوا۔ اس عہد قدیم کی تہذیبوں میں "بابُل" (یہ عراق میں ہے) علاقے کی تہذیب "Babylonian civilization" ،قدیم مصری تہذیب اور قدیم یونانی تہذیب ہے۔ ارسطو افلاطون وغیرہ، اسی طرح فلسفہ، ریاضی، سائنس، تھیٹر اور جمہوریت کا تصور سب اسی دور کی پیداوار ہیں۔ اس دور کا اثر دوسری شکلوں میں ہم آج بھی محسوس کرتے ہیں مثلاً ہالی ووڈ اور بالی ووڈ (ان کی بنیاد تھیٹر ہے) معاشرے پر کتنا اثر انداز ہیں ہر ایک بخوبی واقف ہے۔

-2:- **قرون وسطیٰ (Middle ages)** ۴۰۰ء سے ۱۴۰۰ء تک 400C.E-1400C.E اس دور میں عیسائی بہت مضبوط ہوئے خصوصاً کیتھولک عیسائی جن کے سربراہ کو پوپ یا پاپائے روم کہا جاتا ہے، اس

لیے عیسائیوں کے یہاں مذہب کے اعتبار سے یہ بہترین دور ہے۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت اسی دور میں ہوئی۔ بعض لوگ اس کو سیاہ دور (dark ages) کہتے ہیں۔ حالانکہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ "سب سے بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ جو ان کے قریب ہوں، پھر وہ جو ان کے قریب ہوں"۔ اسی طرح مسلمانوں نے یونانی فلسفے کا ترجمہ بھی اسی دور میں کیا، اور اسپین میں جب مسلمانوں کی حکومت آئی تو یونیورسٹیوں میں باقاعدہ اس کی تعلیم شروع کر دی۔ اٹلی، سوئٹزر لینڈ اور فرانس سے لوگ آکر پڑھ کر جاتے۔ اٹلی والوں نے تو ابن رشد (فقیہ، مؤرخ اور بہت بڑے فلسفی ہیں) کے نام سے ایک مکتبہ فکر ہی قائم کر دیا تھا۔ یہ ہماری تاریخ کا سنہرا دور ہے، اس لیے ہم سیاہ دور اور ڈارک ایجز کا استعمال ہرگز نہیں کر سکتے۔ اس دور میں پورا یورپ طبقاتی نظام میں جکڑا ہوا تھا، پوپ پھر بادشاہ پھر راجہ رجواڑے اور سب سے نیچے کسان تھے۔ عیسائیت اس لیے مضبوط ہوئی کہ پوپ سب سے پاور میں تھے۔

خلیفہ اللہ کے احکام کو زمین میں نافذ کرتا ہے، پوپ کا تصور بھی یہی ہے۔ اس لیے اگر وہ اعتراض کریں کہ خلافت کے دور میں یوں ہوا، یہ ہوا، تو ہم ان سے کہیں گے کہ خلافت کا تصور تو آپ کے یہاں بھی ہے، ویٹیکن Vatican میں آج بھی ان کا خلیفہ ہے جسے پوپ کہتے ہیں۔ اور وہ تمہارے یہاں کتنا سفاک تھا ابھی آپ کو آگے چل کر معلوم ہو جائے گا۔ ان کی مذہبی کتابوں (بائبل وغیرہ) کی زبان خاص ٹکسالی ہوا کرتی تھی، صرف مذہبی لوگ پڑھنا لکھنا جانتے تھے، اگر کوئی دوسرا مذہبی کتاب کو سیکھ لیتا تو پوپ کی طرف سے سزا دی جاتی تھی۔

-3:- **نشاۃ ثانیہ Renaissance** ۱۴۰۰ء سے ۱۶۰۰ء تک (1400-1600) کس چیز کی نشاۃ ثانیہ؟

عہد قدیم کے فلسفے کو یورپ والوں نے زندہ کرنا شروع کیا، اس لیے کہ وہ سب تو قرون وسطیٰ میں

مسلمانوں کے پاس آ گیا تھا۔ اسی طرح جرمنی میں سب سے پہلی پرنٹنگ مشین لگی تو علم کی نشرواشاعت کی راہ ہموار ہوگئی۔ مسلمانوں نے پرنٹنگ پریس کی مخالفت کی تھی، ترکی میں حرام کا فتویٰ دے دیا گیا تھا، جس کی وجہ سے ترقی رکی، یہ سب محض پروپیگنڈہ اور جھوٹ ہے۔

پہلے زمانے میں میں یہ نظریہ تھا کہ دنیا پوری کائنات کا مرکز (centre of the universe ) ہے، اور سورج اس دنیا کے ارد گرد گھومتا ہے۔ لیکن جب نشأۃ ثانیہ ہوئی تو "کوپر نیکس Copernicus" فلسفی اور سائنسسٹ نے یہ نظریہ دیا کہ سورج نظام شمسی solar system کا مرکز ہے دوسرے سیارے سورج کے ارد گرد چکر لگا رہے ہیں، سورج نہیں گھوم رہا ہے۔ آج پوری دنیا میں یہ مقبول ترین نظریہ ہے۔

ہیومینزم humanism یعنی انسانیت کا آغاز بھی چودھویں صدی میں ہوا۔ آج ارتداد والحاد کی بنیاد بھی ہیومینزم ہے، بلکہ الحاد atheism یہ ہیومینزم ہی کی ترقی یافتہ شکل ہے۔

**4:- ابتدائی جدید دور early modern periods ۱۶۰۰ء سے ۱۸۰۰ء تک (1600-1800)**

جدید دور کا آغاز ہوا، سیاسی و معاشی انقلابات دنیا میں آئے۔ عیسائیت کے دو بڑے فرقوں "کیتھولک catholic اور پروٹسٹنٹ protestant" میں خوب جنگیں ہوئیں ہیں، لاکھوں لوگ مارے گئے ہیں۔ اس لیے اگر وہ کہیں کہ آپ کے یہاں شیعہ سنی کے جھگڑے رہتے ہیں۔ یقیناً ہم اس دور سے گذر رہے ہیں جس دور سے آپ گذر چکے ہیں، اس لیے ہمیں الزام نہ دیں۔

ان دو صدیوں میں تمام ملکوں نے اپنی سرحدوں کو ٹائیٹ اور مضبوط کرنا شروع کیا۔ امپیریلزم imperialism یعنی مغربی سامراج واستعمار کا آغاز بھی اسی دور میں ہوا۔ انگریز انڈیا آیا، اسی طرح ملیشیا چائینا، انڈونیشیا گیا اور پوری دنیا پر اپنا پنجہ جمالیا۔ اسی طرح افریقہ میں پرتگال، ہالینڈ اور فرانس کے لوگ

گیے، نہایت ظلم و تشدد کیا گیا اور کالوں کو غلام بنا کر لایا گیا۔ اس دور میں چرچ اور مذہبی تعلیم لوگ متنفر ہونے لگے۔ اسی طرح ووٹنگ کا مطالبہ پروان چڑھا کہ ووٹ کا حق سب کو دیا جائے اور بالآخر سب کو ووٹنگ کا حق دے دیا گیا۔

5:- **جدید دور modern period** ۱۸۰۰ء سے شروع ہوا اب ۲۰۲۰ء چل رہا ہے (لوگ اس میں بھی مزید تقسیم کرتے ہیں)۔ اس دور میں "کیپٹلزم capitalism " یعنی سرمایہ دارانہ نظام کو غلبہ حاصل ہوا۔ معیشت (economy) کو بڑھاوا دینے کے لئے عام لوگوں کا سرمایہ (capital) ایکانمی میں لگا۔ آج پوری دنیا میں شئیر مارکیٹ کا سسٹم ہے، کمپنیاں شئیر مارکیٹ میں اپنی کمپنی لانچ کرتی ہیں، اور وہ عوام سے کہتے کہ آپ ہمارے شئیرز خریدیں۔ اب اگر ایک کمپنی کا سرمایہ دس کروڑ ہے، کمپنی کے مالکان نے اسٹاک ایکسچینج stock exchange کے اندر رجسٹر کرادیا اب عام لوگ کمپنی کے شئیر کو خریدیں گے تو کمپنی کا سرمایہ دس کروڑ سے بڑھ کر سو کروڑ ہو جاتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ سو کروڑ میں سامان زیادہ بنے گا اور مارکیٹ میں وہ سامان بڑھ جائے گا۔ اسے کہتے ہیں سرمایہ دارانہ نظام۔ یہ نہایت ظالم نظام ہے، یہ اپنے آگے کسی کو نہیں دیکھتے، یہاں تک کہ حکومتیں ان سرمایہ دار لوگوں کی وجہ سے گرتی، چلتی اور بنتی ہیں۔

یہ معلوم تاریخ کا سب سے سفاک دور ہے۔ اس لیے کہ دو تباہ کن عالمی جنگیں world wars اسی دور میں ہوئیں۔ امریکہ اور رشیا کے مابین سرد جنگ cold war ۔ اسی طرح مطلق العنانیت اور ڈکٹیٹر شپ بھی پروان چڑھی، شمالی کوریا North Korea آج بھی ڈکٹیٹر ہے، اس کی مرضی کے خلاف کوئی کچھ بول نہیں سکتا، لاکھوں لوگ لقمۂ اجل بن گئے۔ ہٹلر بھی اسی زمانے کا تھا۔

ہاں! اسی دور میں دوسری طرف ہیومن رائٹس ایکٹویس human right activits یعنی انسانی حقوق کی حمایت کرنے والے کھڑے ہوئے، اقوام متحدہ بنی، اس کے زیر سایہ ہیومن رائٹس چارٹرز Human Rights charters بنا، ملکوں سے سائن لیا گیا وغیرہ وغیرہ ایک دو اچھی چیزیں بھی ہوئیں۔ مگر جو لوگ تاریخ پر گہری نظر رکھتے ہیں ان کے مطابق یہ سفاک ترین دور most cruel era ہے۔

## تاریخی پس منظر:-

## Historical background:-

1- مغرب West کے سارے لوگ نا ہی عیسائی Christian ہیں، اور نا ہی ملحد اور مادہ پرست Materialist ہیں۔ لوگ ایسا سمجھتے کیوں ہیں؟ اس لیے کہ مغرب سے ہم لوگ صحیح طریقے سے واقف نہیں ہوئے۔ ہاں! مغرب کے لوگوں نے مسلمانوں کو بہت اچھی طرح سے سمجھا ہے۔ کیوں کہ ان کے اندر ایک طرح کا جذبہ اور لگن Passion and dedication ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان لوگوں نے اسلام اور مسلمانوں کو سمجھنے کی بہت کوشش کی۔ اور آج ہم ان کو مستشرقین orientals کہتے ہیں۔ عمومی طور پر ہمارے یہاں یہ چیز نہیں ہے، اس لیے ہمارے یہاں ایسے لوگ نہیں ہیں جنھوں نے مغرب کو اتنا قریب سے دیکھا اور سمجھا ہو۔ البتہ یہ ہے کہ تھوڑا بہت سمجھ لیا سطحی طور پر، یا مغربی لوگوں نے جس طرح سے سمجھا دیا سمجھ لیا۔ یہی وجہ ہے کہ اچھے خاصے لوگ بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔

یقیناً یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ مغربی لوگوں کا رجحان سیکولرازم یعنی لامذہبیت کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے۔

مغربی تہذیب Western civilization یہ یونانی Greek یا رومی Roman تہذیب civilization کی کوئی ترقی یافتہ شکل extension نہیں ہے۔ہاں کچھ چیزیں وہاں سے لی ضرور ہے۔ اور نہ ہی خالص عیسائی تہذیب ہے، تھوڑی سی مذہبی روایات اس وجہ سے ہیں کہ ان کے آباؤاجداد عیسائی تھے۔بلکہ مغربی تہذیب ان سب چیزوں کا چربہ ہے تھوڑا یہاں سے لیا، کچھ وہاں سے لے لیا۔اس تہذیب کا نشان امتیاز ہیومینزم humanism ہے۔

• ایک ہزار سال تک قرون وسطیٰ middle ages میں عیسائیت متحد رہی (سوائے ان لوگوں کے جو یورپ کے مشرق میں چلے گئے تھے، وہاں اپنا چرچ قائم کیا فرقہ بنایا)۔اس کے بعد عیسائیت Christianity میں اختلاف شروع ہوا۔

**عیسائیت Christianity میں اختلاف کے اسباب**

**1- پوپ کی سیاسی برتری political supremacy :-** پوپ کا اقتدار و مرتبہ صرف مذہبی نہیں تھا جیسا کہ عام مسلمانوں کے تصور میں امام حرم سب سے محترم امام ہیں۔بلکہ ساتھ ساتھ سیاسی political بھی تھا۔اس کے پاس اپنی آرمی، اپنی پوری کابینہ cabinet تھی، جس کے وزراء ministers ہوا کرتے تھے۔بادشاہوں سے زیادہ پاؤر میں تھے۔گویا پوپ کی حیثیت خلیفۃ المسیحین کی تھی۔

پہلے طریقہ یہ تھا کہ بادشاہ کا جب انتقال ہوتا تو شاہی Royal خاندان کسی کو منتخب کر لیتی تھی۔اب ہوا یہ کہ پوپ نے اپنی شوریٰ بلا کر اپنی کونسل میں یہ فتویٰ دیا کہ، اب آئندہ سے پوپ کی مرضی سے بادشاہ مقرر کیے جائیں گے، اگر کسی بادشاہ نے پوپ کی پالیسیوں کی مخالفت کی تو اس کو ہٹانے کا حق بھی پوپ کو ہوگا۔سب جانتے ہیں کہ شاہی اور رائل فیملی کے لوگ اس کو کبھی برداشت نہیں کر سکتے کہ پوپ صاحب ویٹیکن Vatican میں بیٹھ کر فتویٰ دیں کہ کس کو بادشاہ بننا ہے کس کو نہیں۔

**2-چرچ کی معاشی برتری financial supremacy :-** ویٹیکن Vatican یہ یورپ کا ایک چھوٹا سا نیم مختار ملک ہے۔ یہاں کیتھولک عیسائیوں Catholic Christians کا ایک چرچ ہے جو ان لوگوں کا گویا مکہ ہے۔ لوگ پوپ کا قرب حاصل کرنے کے لئے اپنی جائیدادیں وقف کرتے تھے۔ اسی طرح جب کوئی آدمی مرنے کے قریب ہوتا تو وصیت کے لیے چرچ کے پادری کو بلاتا اور پادری بھاری فیس لیتا تھا (ان کے یہاں وراثت کا قانون نہیں ہے)۔ اسی طرح جب تک پادری کو نکاح کی فیس ادا نہ کر دی جائے نکاح نہیں پڑھاتے تھے، اور یہ رقم اتنی زیادہ ہوتی تھی کہ نکاح کا خرچ ایک طرف اور شادی کا ایک طرف۔ چونکہ ہر ایک کا کمیشن طے تھا، اس لیے ہر وصیت اور نکاح کا کمیشن پوپ تک بھی پہونچتا تھا۔ اس طرح پوپ اور اس کا پورا ادارہ نہایت مالدار ہو گیا تھا۔

**3-عیسائیوں کی خانقاہیں:-** ہر چرچ کے پاس دو برابر میں بلڈنگیں بنادی گئیں، ایک مردوں کے لیے ایک عورتوں کے لیے۔ چونکہ کیتھولک عیسائیوں کے یہاں کوئی راہب اور مذہبی بننا چاہتا ہے، تو وہ شادی نہیں کر سکتا۔ اب وہ اپنے فطری تقاضے کو کیسے پورا کرے؟ اب ایسی خانقاہوں میں کیا ہوتا ہو گا، اس کا تصور کیا جاسکتا ہے۔ جب بداخلاقی حرکتیں ہوں immoral activities تو لوگ تو کہیں گے یہ کیا ہو رہا ہے۔ اخلاقی برائی کہیں بھی پائی جاسکتی ہے، مذہب اس کو نہیں سکھاتا، یہ انسان کا خبث ہے۔ لیکن اگر اس کام کو جواز فراہم justify کیا جائے تو یہ برا ہے۔ ان کے یہاں یہ صدیوں تک رہا۔

**4-مذہبی عدالتیں courts :-** لوگوں کے عقیدے کو جانچنے کے لیے پوپ نے پورے یورپ میں، جگہ جگہ مذہبی عدالتیں قائم کیا۔ اس کے کارندے workers مختلف علاقوں میں جاتے اور کسی کے بارے میں شک ہو جاتا تو اس کو عدالت میں لاتے، پھر سخت سزائیں دی جاتیں۔ کوپرنیکس Copernicus

سائنسسٹ کو صرف اس وجہ سے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا کہ اس نے یہ نظریہ دیا کہ "دنیا سورج کے ارد گرد گھومتی ہے نہ کہ سورج" اس سائینسی نظریہ کا مذہب سے کیا تعلق؟

5- **نیشنلزم nationalism** :- آج پوری دنیا میں نیشنلزم کا بھوت لوگوں کے سر پر سوار ہے۔ وطن سے محبت کے لیے، انڈین بننے کے لیے نیشنلسٹ بننا پڑے گا۔ اور بعض مسلمان تو اس آگے نکل جاتے ہیں۔ ٹرمپ جب سے امریکہ کا صدر بنا، وہاں کے لوگوں میں بھی اس کا بھوت سوار ہے۔ فرانسیسی وزیر اعظم نے کہا کہ اسلام بحران کا شکار ہے، ہم ایسا قانون بنانے جا رہے ہیں جس فرانسیسیت کو فروغ ملے گا۔ یہ فرانسیسیت کیا ہے؟ یہی نیشنلزم ہے۔

آج سے چار پانچ سو سال پہلے اس کا آغاز ہوا۔ فرانس اور انگلینڈ وغیرہ کے لوگوں نے سوچا کہ ویٹیکن Vatican میں بیٹھے ہوئے پوپ کی بات کیوں مانیں؟ اس طرح آہستہ آہستہ لوگ پوپ کے مخالف ہونے لگے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں نیشنلزم کی تحریک کا آغاز مذہب کی مخالفت میں ہوا، گرچہ عیسائیت کی مخالفت میں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں نیشنلزم کا تصور نہیں، ہاں نیشن کا تصور ہے، قوم کا لفظ جگہ جگہ آیا ہے۔ لیکن نیشنلزم کا نہیں، ازم کوئی چیز نہیں اسلام میں۔

6- **مذہبی نظریات کا غلط ثابت ہونا**:- عیسائیوں کے یہاں یہ عقیدہ کا حصہ ہو گیا تھا کہ دنیا مرکز ہے، اور سورج اس کے ارد گرد چکر لگاتا ہے۔ اس کو کوپرنیکس کے نظریے نے غلط ثابت کر دیا۔ اسی طرح ان کے عقیدے کا حصہ ہے کہ دنیا سات ہزار سال پہلے وجود میں آئی۔ آج بھی بائیبل کی روایتوں میں ہے، بہت سے مسلمان بھی یہی سمجھتے تھے، ہم نے یہ چیز عیسائیوں سے لیا، اور ان کے یہاں کہاں سے آئی؟ واللہ اعلم

قرون وسطیٰ middle ages کے اخیر اور نشأۃ ثانیہ کے شروع دور میں یہ نظریہ بھی سائینٹیفک بنیادوں پر غلط ثابت ہوا کہ سات ہزار سال پہلے کی تہذیب پائی گئی، اس کے آثار ملے۔ اس لیے ہم

مسلمان سائینسی بنیادوں پر کسی چیز کو جس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، ہر گز عقیدہ نہ بنائیں۔ آئندہ سائینسی بنیادوں ہی پر غلط ثابت ہو سکتا ہے۔

-7 **معافی ناموں کی تجارت business :-** پوپ کے ذہن میں یہ بات آئی کہ ہماری دولت اور بڑھنی چاہیے۔ چنانچہ پورے یورپ میں اعلان کرا دیا کہ گناہ گار تو سب ہیں، اب جس کو معافی چاہیے، جنت میں جانا ہے تو وہ معافی نامہ خریدے۔ جتنا زیادہ گنہگار ہو گا معافی نامہ کا ریٹ اتنا ہی زیادہ ہو گا۔ معافی نامہ خریدنے کے بعد آپ کا ریکارڈ کلین ہو کر بالکل نیا ہو جائے گا جیسے کہ پیدا ہوئے بچے کا ریکارڈ۔ یہاں تک کہ لوگ اپنے مرے ہوئے رشتہ داروں کے لیے معافی نامہ خریدنے لگے، اور اس کا ریٹ اور زیادہ ہوتا تھا کہ مرے ہوئے کا ریکارڈ ٹھیک کرانا ذرا مشکل ہے۔

یہ سب چیزیں عام لوگ، پڑھے لکھے لوگ دیکھ رہے تھے، اور اس صحیح نہیں سمجھتے تھے۔ ان مذکورہ تمام وجوہات سے آہستہ آہستہ اختلاف شروع ہوا۔ اور اس کے بعد (renaissance) نشأۃ ثانیہ آیا۔

جیسے جیسے عیسائیوں خصوصا پوپ کے یہاں کرپشن بڑھتا گیا، عیسائیت میں اختلاف و انتشار شدت پکڑتے گئے۔ جس کے نتیجے میں نشأۃ ثانیہ Renaissance آہستہ آہستہ وجود پذیر ہوئی۔

**نشأۃ ثانیہ Renaissance کے اسباب**

1- **معاشی اور صنعتی ترقی economic boom and Industrialization** ہوئی۔

2- **مشرق سے تعلقات:** ان لوگوں نے ہم سے سیکھا، مسلمانوں کو دیکھا کہ ان کے یہاں ایسا سسٹم نہیں ہے۔ امام کچھ بھی لکھ کر دے دے، معاف کرنے والا اللہ ہی ہے، بندے کا خالق سے تعلق ہے، بندے کا امام سے تعلق نہیں ہے کہ وہ معافی ناموں کی تجارت business کرے، جنت کا ٹکٹ فروخت کرے۔

**3-اسباب علم epistemology میں تبدیلی:**- ان لوگوں کے ذہن و دماغ میں یہ بات بیٹھادی گئی کہ علم، بائبل اور وحی revelation سے حاصل نہیں ہو گا۔ بلکہ اپنی عقل، مشاہدہ observation اور تجربہ experience کی بنیاد پر حاصل ہو گا۔ اس طرح لوگ بائبل سے دور ہونے لگے، یہ مذہبی کتاب ہے جس کی بنیاد بہر حال وحی revelation ہے، اگرچہ اس میں تحریف ہوئی ہے۔

**4-یونیورسٹیاں universities کا قیام:**- جب تعلیمی ادارے قائم ہوں گے، تو علم بڑھے گا۔ پھر اس طرح کے بکواسات، معافی ناموں کا بزنس اور مذہبی عدالتیں وغیرہ ان سب پر تو قدغن اور روک تو لگنا ہی ہے۔

**5-مقامی زبانیں local languages:**- مقامی زبانوں کو فروغ ملا، پرنٹنگ پریس سے عام کتابوں کے ساتھ ساتھ مذہبی کتابیں بھی پرنٹ ہونے لگیں۔ لوگ مذہبی کتاب پڑھنے لگے، تو پوپ کا تذکرہ ہی نہیں ملا، یہ آیا کہاں سے؟ پوپ تو ہمیں کئی سالوں سے بیوقوف بنا رکھا ہے، اس میں تو ایسا کچھ نہیں ہے۔ جب لوگوں کی واقفیت مذہب سے ہوئی تو پوپ کا خاتمہ طہ تھا۔

**6-قسطنطنیہ کا سقوط the fall of Constantinople:**- آج یورپ کی ترقی کے پیچھے سقوطِ قسطنطنیہ کا بہت بڑا ہاتھ ہے، کیوں کہ جب استنبول پر مسلمانوں نے فتح کا جھنڈا لہرایا، تو یہاں سب سے زیادہ یونان کے عیسائی تھے۔ یہ لوگ بھاگ کر یورپ چلے گئے، یہ لوگ بہت پڑھے لکھے تھے، بڑے بڑے فلسفی Philosopher، ریاضی دان mathematician اور فزیکس کے ماہرین تھے، ان لوگوں نے وہاں جا کر پڑھانا شروع کر دیا۔ دیکھیے تاریخ کس طرح اپنے آپ کو دوہرا رہی ہے۔ شام میں عرصے سے خونریزی جاری ہے، ایک سے بڑھ کر ایک پڑھے لکھے لوگ, بڑے بڑے محدثین وفقہاء اور ماہر زبان

وہاں موجود تھے، یہ سارے لوگ ترکی آ گئے۔ آج ترکی میں حدیث و فقہ اور زبان پڑھانے والے، اسی طرح بڑے بڑے عہدوں پر سب شامی ہیں۔

7-nominalist theology:-اس کے بارے میں تفصیل بعد میں۔ ان شاء اللہ

## مخالفت کیسے ہوئی

مخالفت کی وجوہات پر بات ہو چکی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ مخالفت کس طرح ہوئی؟

**دو طریقے سے عیسائیوں میں مخالفت اور تقسیم ہوئی۔**

1-**ہیومینزم humanism**:-اس کا آغاز بالکل نشاۃ ثانیہ Renaissance کے شروع میں ہوا۔ اس کا آغاز "پیٹرارک فرانسیسکو petrarch Francisco" نامی شخص نے کیا، یہ اٹلی کا باشندہ تھا۔ اس کو بابائے ہیومینزم کہا جاتا ہے۔

2-**پروٹسنٹ ازم Protestantism**:-اس کا آغاز "مارٹن لوتھر Martin Luther" کے ذریعے ہوا۔ اس کی تفصیلات آگے آئیں گی ان شاء اللہ۔

لیکن ہیومینزم کو جان لی جیے کہ کیا ہے، تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ ارتداد و الحاد کیوں اور کیسے پھیلا ہے۔

"Humanism is a democratic and ethical life stance that affirms that human beings have the right and responsibility to give meaning and shape to their own lives. Humanism stands for the building of a more humane society through an ethics based on human and other natural values in a spirit of reason and free inquiry through human

capabilities. Humanism is not theistic, and it does not accept supernatural views of reality".

ترجمہ:-انسانیت (یہ ترجمہ اس لیے کیا کہ اس کے علاوہ کوئی اچھا ترجمہ نہیں ملا، حالانکہ یہ بھی ہیومینزم کا صحیح طور پر مفہوم ادا نہیں کرتا) ایک جمہوری اور اخلاقی طرز زندگی ہے (اخلاق اور جمہوریت یہ دونوں بنیادہیں ہیومینزم کی، ہم جمہوریت کے بڑے گن گاتے ہیں)، جو اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ انسان اپنی زندگی کو معنی اور شکل دینے کا حق دار اور ذمہ دار ہے (انسان کو یہ حق ہے کہ وہ اپنی زندگی کو جس طرح چاہے ڈھال لے۔ حالانکہ یہ اللہ کا کام ہے، اللہ نے بتایا کہ زندگی اس طرح گذارنا ہے، اس طرح نہیں گذارنا)، ہیومینزم کا مقصد انسانی اخلاقیات اور انسانی فطری اقدار پر مبنی آزادانہ تفتیش اور عقلیت کے ذریعہ ایک بہتر انسانی معاشرے کی تعمیر ہے (ہم اپنی عقل سے طہ کریں گے کہ ہمارے اخلاق کیا ہوں، جس اخلاق کو ہم اچھا سمجھیں وہ اچھا، اور جس کو برا جانیں وہ برا۔ لہذا شادی سے پہلے مرد وعورت کا ایک ساتھ رہنے Live in relationship کو آج کا مائنڈ اور دماغ اچھا سمجھتا ہے تو یہ بہت اچھی بات ہے، اور اگر شادی کے بعد دوسری شادی کو برا سمجھتا ہے تو یہ نہایت بری چیز ہے)۔ انسانیت مذھبی نہیں ہے (ہیومینزم اپنا مواد کسی مذہب سے حاصل نہیں کرتا، اسلام سے نہ عیسائیت سے نہ ہی دیگر مذاھب سے)۔ اور یہ مافوق الفطرت نظریات کو قبول نہیں کرتا ہے (ہماری قدرت وطاقت یہ فطری Natural ہے، اور اللہ کی طاقت وقدرت یہ مافوق الفطرت supernatural ہے، اللہ کی قدرت سے پوری کائنات اور انسان کا پیدا ہونا، انبیاء اور آسمانی کتابوں کا آنا، قیامت قائم ہونا اور حساب وکتاب کے بعد لوگوں کا جنت وجہنم میں جانا وغیرہ وغیرہ یہ سب مافوق الفطرت نظریات مانے جاتے ہیں) "ہیومینزم humanism کی یہ تعریف ہیومینزم کی انٹرنیشنل تنظیم کے آفیشل ویب سائٹ پر موجود ہے۔

اس سے اندازہ ہوا کہ جب پوپ کی مخالفت ہوئی تو سب سے پہلی مخالفت یہ ہوئی کہ ہم مذہب کو نہیں مانتے، کیوں کہ اس مذہب میں معافی، نکاح اور وصیت ناموں کا بزنس ہو رہا ہے وغیرہ وغیرہ۔ ان لوگوں نے جو ہیومینزم کا نظریہ دیا یہی تمام ازم چاہے سیکولرازم ہو یا ایتھیزم ہو وغیرہ وغیرہ، ان سب کی بنیاد ہے، کہ ہم انسانی اقدار Values پر یقین رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم کسی مافوق الفطرت نظریات supernatural کو نہیں مانتے، کسی خدا اور خدائی ہدایت guidance کو تسلیم نہیں کرتے۔ آج الحاد و ارتداد کی اصل وجہ یہی ہیومینزم ہے، آج مرتد اسے کہتے ہیں جو یہ کہتا ہے کہ میں اپنی عقل سے طے کروں گا مجھے زندگی کس طرح گذارنی ہے۔ میں کسی مذہب کو نہیں مانتا، کسی خدا کو تسلیم نہیں کرتا جس کے پاس اتنی قدرت ہے کہ جب چاہا پوری کائنات بنادیا، اور جب چاہے گا اس نظام کو نیست و نابود کر دے گا۔

**تیسری کلاس:-نشأۃ ثانیہ** Renaissance جب یورپ میں ہوئی تو اس میں دو چیزیں ہوئیں۔ 1-

**ہیومینزم** humanism۔

2- **پروٹسٹنٹ ازم** protestantism اس کا بانی مبانی architect مارٹن لوتھر Martin Luther ہے۔ ہیومینزم سے بنیادی طور پر واقف ہونے کے بعد اب ہم عیسائیوں کے دو بڑے فرقے پروٹسٹنس protestants اور کیتھولک catholic کے درمیان ہونے والے اختلاف کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں پر وہ لوگ کہتے ہیں کہ تمہارے یہاں بھی تو شیعہ اور سنی کا اختلاف ہے؟ اور بہت سے لوگ تو کیتھولک اور پروٹسٹنس کے اختلاف کی مثال میں شیعہ سنی کے اختلاف کو پیش کرتے ہیں کہ جس طرح یہ دونوں فرقے ایک دوسرے کو نہیں مانتے، ایسے ہی عیسائیوں کے مذکورہ دونوں فرقے بھی ہیں۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے، اس لیے کہ یہ دونوں اختلاف بالکل الگ الگ انداز کا ہے۔

شیعہ یہ کوئی نئی تقسیم نہیں ہے بلکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آخری دور میں شیعوں کا وجود ہو گیا تھا۔ اور یہ کوئی اصلاحی تحریک نہیں ہے کہ انہوں نے اسلام میں کوئی اصلاح reformation کیا ہو، بلکہ ایک مخالف نقطہ نظر ہے سنیوں کے۔

اور پروٹسٹنس اس کا وجود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوارین کے فوراً بعد نہیں ہوا، بلکہ پندرہ سو سال بعد جا کر پروٹسٹنس وجود میں آئے ہیں، اور یہ لوگ اصلاح reformation کے نام پر کھڑے ہوئے کہ کیتھولک نے عیسائیت کا بیڑہ ہی غرق کر دیا ہے، ہم اس کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں۔

**اختلافات کا بڑھنا**

1- **رومن کیتھولک** Roman catholic **کے امتیازات** qualities.

2- **پروٹسٹنس** protestants **کے امتیازات** qualities.

کیسے ہم پہچانیں کہ ایک عیسائی مغربی دنیا میں رہتا ہے وہ کیتھولک ہے یا پروٹسٹنس ہے؟ تو رومن کیتھولک کے یہاں ظاہر پرستی بہت زیادہ ہے۔ پوپ یا پادری کے سامنے جھکنا، سجدے کرنا وغیرہ۔ اسی طرح ان کے یہاں روایت پسندی traditionalism یعنی جس طرح ہمارے یہاں قرآن وحدیث کی بے شمار تفسیریں اور شروحات commentaries ملتی ہیں، ایسے ہی کیتھولکس کے یہاں بھی بائبل کی بہت سی تفسیریں ہیں۔ ان ہی کی روشنی میں بائبل کو سمجھنا ہے اسی کو روایت پسندی کہتے ہیں۔

اور پروٹسٹنس روایت پسندی کے سرے سے مسترد کرتے آئے ہیں۔ یہ بائبل کی شخصی اور انفرادی تشریح Individual interpretation پر زور دیتے ہیں۔ ان تفسیروں کو نہیں مانتے جو کسی زمانے میں مذہبی لوگوں نے لکھی ہے۔ ہم اپنی عقل کے روشنی میں بائبل کو سمجھیں گے۔ اسی طرح ان کا ایک امتیاز سماجی خدمات social work یہ بہت اہم ان کا مذہبی نظریہ ہے۔ چنانچہ قدرتی آفات وحوادثات کے وقت ان کی تنظیمیں organisations بہت جلدی پہونچ جاتی ہیں۔ مسلمانوں کی بھی ماشاء اللہ پہونچتی ہیں۔

جب ان کے یہاں ہر شخص کو آزادی ہے کہ وہ جس طرح چاہے بائبل کی تشریح interpretation کرے، تو ظاہر ہے کہ فرقے وجود میں آئیں گے۔ اس لیے ان کے یہاں بہت سارے فرقے ہو گئے۔ مسلمانوں کے یہاں بھی فرقے اسی لیے وجود میں آتے ہیں کہ پہلے سے قرآن وسنت کی جو شرح interpretation چلی آرہی ہے، اس سے ہٹ کر لوگ اپنے نئے معنی اور شرح کرنے لگتے ہیں، اور ایک نیا فرقہ پیدا ہو جاتا ہے۔ امریکہ میں جاکر دیکھیں گے تو ایک ہی چوراہے پر چار چار چرچ ملیں گے، وجہ یہ ہے کہ سب الگ الگ فرقے کے ہیں، اور یہ سب پروٹسٹنس کے ہی فرقے ہیں۔ دن بدن ان کے یہاں فرقے بنتے ہیں، البتہ مشہور چند ایک ہی ہیں۔ مثلاً چرچ آف انگلینڈ Church of England یہ

پروٹسٹنس کا ایک اہم مکتبہ فکر school of thought ہے۔ ان ہی انگلینڈ کے عیسائیوں نے سب سے پہلے پوپ سے بغاوت کر کے اپنا مکتبہ فکر قائم کیا۔ لیکن کیتھولک اور چرچ آف انگلینڈ کے درمیان میں کوئی فرق نہیں ہے، ان کے یہاں بھی روایت پسندی traditionalism ہے۔ ہاں یہ لوگ پوپ کو نہیں مانتے اس لیے انہیں پروٹسٹنس کہا جاتا ہے۔

ایک اور گروپ ان کا امریکہ میں جلد ہی بنا ہے ان کو jehovah witness کہا جاتا ہے۔ ان کا اعتقاد ہے کہ ہم عیسائیت کی گھر گھر door to door جاکر تبلیغ کریں گے۔ جیسے ہمارے یہاں تبلیغی جماعت ہے۔ یہ لوگ بھی گھر گھر جا کر عیسائیت اور چرچ آنے کی دعوت دیتے ہیں، فون بھی کرتے ہیں، اور کبھی کبھی آپ بحث کرنا چاہیں تو بحث بھی کرتے ہیں۔

جنوبی یا مغربی یورپ south or west Europe اس میں اسپین، فرانس، جرمنی اور اٹلی وغیرہ ممالک ہیں۔ یہاں اکثریت کیتھولکس catholics کی ہے۔ اور شمالی یورپ North Europe اس میں سویڈن، ناروے اور فین لینڈ وغیرہ ہیں۔ اس میں اکثریت پروٹسٹنس protestants کی ہے۔ مشرقی یورپ East Europe میں آسٹریا، یوکرین اور پورا رشیا ہے۔ اس میں سارے کے سارے قدیم ترین عیسائی orthodox Christians ہیں، یہ بھی پوپ کو نہیں مانتے، لیکن یہ سب سے زیادہ روایت پسند ہیں۔ اسی طرح انگلینڈ کے لوگ اپنی شناخت اور پہچان کے اعتبار سے تو پروٹسٹنس ہیں، مگر اپنے عمل کے اعتبار سے کیتھولکس ہیں۔ آئرلینڈ کے لوگ کیتھولکس ہیں۔ یہ انگلینڈ کے تحت آج بھی ہے، تحریک آزادی عرصے سے چل رہی ہے، بڑی وجہ یہ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کا اختلاف بھی ہے، لیکن ان لوگوں کی ترقی کا راز یہ ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف "الکفر ملۃ واحدۃ" کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے اختلافات کو پس پشت ڈال دیا کرتے ہیں۔ امریکہ میں اکثریت پروٹسٹنس کی ہے، لیکن امریکہ میں بہت سے ملکوں سے ہجرت

ہوئی ہے تو کیتھولکس بھی اقلیت Minority میں ہیں۔ وسطی اور جنوبی امریکہ Central and South America جہاں ارجنٹینا، پیرو Peru اور میکسیکو وغیرہ ہے یہ تمام ممالک کیتھولک ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ یہ ممالک اسپین اور پرتگال کی کالونی رہے ہیں، اور یہ دونوں کیتھولک ہیں، تو جہاں یہ لوگ گئے کیتھولک عیسائیت لے کر گئے۔ انڈیا میں جو عیسائی آئے وہ چرچ آف انگلینڈ کے تحت تھے اور یہ پروٹسٹنٹس ہیں آج انڈیا کے اندر یہی زیادہ ہیں، کیتھولکس کم ہیں۔ استعمار و سامراج Colonialism and imperialism کے زمانے جہاں کیتھولکس گئے وہاں ان کی اکثریت ہے، اور جس جگہ پروٹسٹنٹس گئے وہ اکثریت میں ہیں۔

## صلح Ecumenism

جب پوپ کے کرپشن سے عام لوگ پریشان ہو گئے تھے، اسی دور میں جرمنی کے پادری مارٹن لوتھر Martin Luther نے پوپ کے خلاف پچانوے نکات کا پر مشتمل دستاویز document لکھا، جس میں پوپ کے کرپشن اور بداعمالیوں کے خلاف پچانوے دلیلیں تھیں، مارٹن لوتھر نے اس ڈاکومنٹ کو اپنے مقامی چرچ پر لٹکا دیا۔ تو شمال north کے جتنے لوگ خصوصاً راجے راجواڑے پوپ سے عاجز آچکے تھے انہیں مذہبی بنیادوں پر ایک آواز ملی، لہذا مارٹن لوتھر کی قیادت میں آگے بڑھے اور ایک چرچ کی بنیاد ڈال دی، اور سارے لوگ پروٹسٹنٹ بن گئے۔ اور جنوب south کے لوگ کیتھولکس رہے۔ پھر دو سو سال تک ابتدائی جدید دور early modern period میں north اور south، کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کے درمیان خوب جنگیں ہوئی ہیں، اور لاکھوں لوگ مرے ہیں۔

پھر ایک وقت آیا کہ شمال north کے لوگ تقریباً کیتھولکس کا خاتمہ کر دیتے، لیکن فرانس کی ایک عورت جس کا لقب "جان آف آرک joan of arc" ہے، اس کی وجہ سے کیتھولک دنیا میں بچ survive پایا۔

یہ عورت مارٹن لوتھر سے پہلے کی ہے، فرانس اور انگلینڈ میں جنگ چل رہی تھی، اس میں اس نے بہت ہی زیادہ بہادری کا مظاہرہ کیا اور اپنے ملک کو فتح دلادی، اور فرانس کو شکست ہوئی۔ اس کے بعد فرانس کے لوگوں نے اس عورت کو مذہبی مقام دے دیا۔ اور کہا کہ خدا نے اپنے کیتھولک مذہب کی مدد اس بزرگ اور عظیم عورت کے ذریعے کی ہے۔ اس سے کیتھولکس کا ایمان اپنے مذہب پر اور پختہ strong ہوا۔

North اور South کی جنگ کے درمیان، اس واقعے کا جنوب south کے لوگ خوب تذکرہ کرتے، جس سے ان کے اندر جوش پیدا ہو جاتا تھا کہ خدا کا ہاتھ ہمارے سر پر ہے، خدا دوبارہ بھی ہماری مدد کرے گا۔ اس طرح سے یہ لوگ پروٹسٹنس کو روکنے میں کامیاب ہوئے، ورنہ اگر یہ واقعہ پیش نہ آیا ہوتا، تو شاید پورا یورپ پروٹسٹنس ہوتا۔

پھر اٹھارویں صدی میں ان کے درمیان صلح Ecumenism ہوئی کہ اب ہم آپس میں مزید جنگیں نہیں کریں گے، اختلافات اپنی جگہ پر۔

**کیتھولک catholic اور پروٹسٹنٹ protestant میں تجدد کاری modernization**

**کیتھولک catholic میں تجدد کاری modernization:-** کیتھولکس نے ویٹیکن Vatican میں ایک میٹنگ کی جس کو "second Vatican council 1960" کہتے ہیں۔ پوری دنیا سے ان کے مذہبی لوگ شامل ہوئے، بہت سے اہم فیصلے لیے گئے۔ ان میں سے ایک یہ بھی فیصلہ لیا کہ اب لاطینی زبان Latin language مذہبی زبان نہیں رہے گی۔ اس سے پہلے مذہبی بننے کے لئے لاطینی زبان سیکھنا ضروری تھا جیسے ہمارے یہاں عربی زبان ہے۔ اس کی حیثیت کو ان لوگوں نے اس لیے ختم کیا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ہمارے لٹریچر کو پڑھیں گے، تو زیادہ تعداد میں لوگ عیسائیت اختیار کریں گے۔ مگر معاملہ اس کے برعکس ہوا، کہ خود عیسائیوں میں مذہبیت کمی آنے لگی۔ اس کی وجہ بہت اہم ہے، اس سے ہم عربی

زبان کو relate کر سکتے ہیں، جب ہم عربی زبان سیکھتے ہیں تو اگر ہم پیدائشی عرب نہیں ہیں ایک خاص ماحول میں جانا پڑتا ہے، جو مدرسے کا ماحول ہے۔ ہم صرف عربی زبان نہیں سیکھتے بلکہ قرآن وحدیث کو کس طرح سمجھیں اس کا decplen بھی سیکھتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ صرف عربی سیکھ کر ہم محض اپنی عقل سے قرآن وحدیث کو سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو اس ماحول میں انسان چند سال رہتا ہے، عام طور پر اس کا عقیدہ محفوظ رہتا ہے، وہ مذہب سے دور نہیں جاتا۔ لیکن صرف ترجمہ پڑھ کر رائے دینا شروع کر دیں تو ایسے لوگ ایک نئے فرقے کی بنیاد ڈالتے ہیں، اور یہ لوگ مذہبیت سے دور ہو جاتے ہیں۔ آج مسلمانوں میں اس طرح کے نمونے دیکھنے کو مل جاتے ہیں۔

کٹر عیسائی بھی ہیومینزم کے جال میں پھنس گئے، ان عیسائیوں کا آج یہ حال ہوا کہ بہت سے عقائد ان میں ایسے آگئے جو عیسائیت کے بالکل خلاف ہیں۔ مثلاً اسقاط حمل Abortion مغربی دنیا میں یہ بحث پچھلے پچاس سال سے ہے کہ یہ عورت کا حق ہے یا مذہب کے خلاف ہے؟ لہذا اس کو غیر قانونی illegals قرار دیا جائے۔ حتی کہ امریکہ میں ایلکشن کے ایجنڈے میں سے یہ مسئلہ ہوتا ہے۔ کیتھولکس کے یہاں پہلے یہ نظریہ تھا کہ یہ بہت بڑا جرم ہے، ایک انسان کا قتل ہے، مغفرت مشکل ہے۔ لیکن تجدد modernization کے نتیجے میں یہ عقیدہ اختیار کرنے لگے کہ مذہب کے اعتبار سے کوئی پرابلم نہیں ہے۔

اسی طرح کیتھولک عیسائیوں نے سیکولرازم کو دل وجاں سے اپنالیا، پہلے کیتھولکس کا عقیدہ تھا کہ پوپ سب سے زیادہ پاوٗر فل ہے، یہی طے کرے گا کون بادشاہ بنے گا۔ لیکن اب پوپ بھی کہتا ہے کہ سیکیولرازم میں ہم یقین believe کرتے ہیں۔ ریاست اور چرچ دو الگ ادارے ہیں۔ یہی حالت آج مسلمانوں کا ہوتی

جا رہی ہے کہ مذہب الگ ہے حکومت الگ ہے، مذہب آپ کا پرائیوٹ مسئلہ ہے۔ کیتھولک نے سیکولرازم کو اس لیے قبول کر لیا کہ ان کے یہاں تجدد modernization کا عمل باقاعدہ ہو چکا ہے۔

**پروٹسٹنس اور تجدد کاری protestants & modernization:**- ان کے یہاں ایک ساتھ دو چیزیں شروع ہوئیں۔

1- **مذہبی فکر کا خاتمہ**۔ مذہب سے یہاں تک دور ہوئے کہ بعض لوگ عیسائی رہتے ہوئے عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش معجزہ کے طور پر بغیر باپ کے نہیں ہوئی۔ حالانکہ یہ عیسائیت کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔

2- **ایونجلیکس عیسائی evangelism** امریکہ میں کچھ صوبوں کی بیلٹ ہے اس کو بائبل اسٹیٹ کہتے ہیں، یہ دس بارہ صوبے ہیں ان میں ایونجلیکس evangelics عیسائی رہتے ہیں۔ یہ لوگ بہت متشدد اور شدت پسند ہیں، ان کے یہاں یہی صرف عیسائی ہیں۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ ہم ڈائریکٹ اور ظاہری طور پر بائبل کو سمجھیں گے۔ ان لوگوں کو سب سے پہلے بنیاد پرست fundamentalist کہا گیا، یہ ایک تاریخی حقیقت fact ہے۔ آج ہمیں بنیاد پرست کہا جاتا ہے۔

ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت تک نہیں آئیں گے جب تک عظیم اسرائیل greater Israel قائم نہ ہو جائے۔ امریکہ میں دو طرح کی سیاسی پارٹیاں ہیں۔ ڈیموکریٹ مثلاً انڈیا میں کانگریس۔ اور ریپبلیکن مثلاً بی جے پی۔ ایونجلیکل Evangelical یہ سب ریپبلیکن ہوتے ہیں۔ ابھی زمانہ قریب میں ٹرمپ نے یروشلم میں سفارت خانہ منتقل کیا کہ یہی اصل شہر ہے یہودیوں کا۔ یہ اسرائیل کو طاقت پہنچانے کا بہت بڑا اقدم تھا۔ ایسا اس لیے ہوا کہ ٹرمپ اور اس کی پارٹی کی اکثریت ایونجلیکل عیسائی ہیں۔

## سیکولرازمseclurismاور مذہب کے درمیان جنگ

آہستہ آہستہ عیسائی دنیامذہب سے دور ہوتی چلی گئی، خصوصاًنشأۃ ثانیہRenaissanceکے بعد۔ اور سیکولرازم کاغلبہ بڑھتاچلاگیا،اس طرح سے سیکولرازم نے مذہب کو شکست دے دی۔ لہذا یہ سمجھنا کہ مغربی تہذیب عیسائیت کانام ہے یہ صحیح نہیں ہے، مغربی تہذیب دراصل جدت پسندی modernizationسیکولرازم اور مذہب کے اوپر حملہ کرنے کانام ہے۔ اس کا تعلق عیسائیت اور یہودیت سے کم سیکولرازم سے زیادہ ہے۔ سیکولرازم نے مذہب کو کس کس میدان میں شکست دی؟

فلسفہ philosophyپہلے فلسفہ کا مطلب تھاخداکااثبات خداکوماننا۔ لیکن جب سیکولرازم نے اس میدان کوفتح کیاتواب فلسفہ کامطلب ہے خداکاانکار۔ چنانچہ آج مغربی یونیورسٹی میں فلسفہ " Does God exist? کیاخداموجودہے؟" یہاں سے شروع ہوتاہے،اور پوری کوشش کی جاتی ہے کہ خداموجودنہیں ہے۔ اب جس کابیک گراؤنڈ مظبوط نہ ہوچاہے وہ مسلمان ہویاعیسائی وہ ملحدAtheistبن کرمذہب سے بیزار ہوجاتاہے۔

سائنس scienceپر سیکولرازم کی فتح ہوئی، جس کے نتیجے میں ارتقاءevolutionعام لوگوں کااور خصوصاًسائنس پڑھنے والوں کاعقیدہ بن گیا۔

سیاست politicsکوجب سیکولرائزsecularizeکیاگیا۔ توسیاست مذہب سے الگ ہوگیا۔ اسی کوسیکولرازم نہیں کہتے ہیں، بلکہ یہ سیکولرازم کی ایک قسم ہے۔

معاشیات economicsمیں جب سیکولرازم نے شکست دی توہم سرمایہ دارانہ نظامcapitalismسے واقف ہوئے۔ سرمایہ دارانہ نظام کیاہے؟ " Capitalism is an economic system based on the private ownership of the means of production and their

سرمایہ دارانہ نظام ایک معاشی و معاشرتی نظام ہے جس میں سرمایہ بطور عاملِ operation for profit. پیدائش نجی شعبہ کے اختیار میں ہوتا ہے (یعنی پیسے سے پیسہ کیسے بنائیں، اور یہ پالیسی پرائیوٹ شعبہ بناتی ہے، حکومت اور قانون کی نگرانی نہیں ہوتی۔ جس کے نتیجے میں پیسے کو زیادہ سے زیادہ بنانے کی ریس لگ جاتی ہے، مقابلہ شروع ہو جاتا ہے، اور امیر، امیر ترین ہو جاتا ہے اور غریب، غریب ہی رہ جاتا ہے)"۔

معاشرتی اقدار social values میں بھی مذہب پر سیکولرازم کا غلبہ ہوا۔ +LGBTQ

L=lesbian, G= gyes, B= bisexual, T= transgender, Q= queer

پلس + کا مطلب ہے آگے ابھی اور ہیں، بہتر قسم کے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو الگ الگ انداز کی شناخت identify میں رکھتے ہیں۔ ان سب کو اردو میں ہم جنس پرستی کہتے ہیں۔ جنس کے لیے انگریزی میں دو طرح کے الفاظ ہیں. sex-1 یعنی آپ جسمانی اعضاء کے اعتبار سے مذکر male ہیں، یا مؤنث female ہیں؟۔ Gender-2 آپ ذہنی اعتبار سے میلان کدھر رکھتے ہیں، جسمانی اعضاء کے اعتبار سے مذکر ہوں یا مؤنث۔ اس کو genderlism کہتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ LGBTQ ہم جنس پرستی کو کوئی مذہب قبول نہیں کر سکتا۔ لیکن یہاں بھی سیکولرازم نے مذہب کو شکست دی، اور جس ملک میں سیکولرازم کا غلبہ ہے، وہاں اس گروپ کو قانونی حیثیت دے دی گئی جیسے انڈیا اور امریکہ میں۔ حتی کہ امریکہ میں پروٹسٹنٹ چرچوں میں ان کا جھنڈا لگا رہتا ہے، اس سے پتہ چلتا ہے چرچ ان کو قبول کرنے کے لیے پرجوش ہے۔ باقاعدہ مسلمانوں نے امریکہ میں تین ایسی مسجدیں بنا ڈالی ہیں، جہاں پر کبھی کوئی مرد خطبہ دے دیتا ہے کبھی کوئی عورت وغیرہ وغیرہ۔ یہ مرض مسلمانوں کے یہاں بھی آ رہا ہے۔

آرٹ Art یعنی پینٹنگ ہمیشہ مذہبی رہی ہے، چرچ کی سرپرستی میں پروان چڑھی ہے، چرچوں میں ایک سے ایک پینٹنگ موجود ہے۔ لیکن بقول سیکولرسٹ کے سیکولرازم نے مذہب کی بیڑیوں سے آرٹ کو آزاد کردیا۔

عقائد theology کے میدان میں بھی سیکولرازم فتحیاب ہوچکا ہے۔ آج مغربی یونیورسٹی کے عقائد کے شعبہ department of theology میں سیکولرازم کی ہی تعلیم دی جاتی ہے۔

اس سے آپ کو اندازہ ہوا کہ مغربی تہذیب دراصل سیکولرازم اور لامذہبیت کا نام ہے۔ عیسائیت، یہودیت، پروٹسٹنٹ اور کیتھولک کا نام مغربی تہذیب نہیں ہے۔ بلکہ یہ لوگ خود مغربی تہذیب سے شکست کھائے ہوئے ہیں، یہ مسلمانوں کے چیلنج نہیں دے سکتے، اگر کبھی ایسا ہوا بھی تو مسلمانوں کے سامنے ٹک نہیں پائیں گے۔ مسلمانوں کو مغربی تہذیب سے چیلینج ہے جس نے عیسائیت اور یہودیت کو پہلے ہی فتح کرلیا ہے۔ اب اس کا نشانہ مسلمان ہیں، اور مسلمانوں کی بڑی تعداد اس کا شکار ہو چکی ہے۔ اللھم احفظنا منھا۔

**چوتھی کلاس:-** مغربی تہذیب Western civilization صرف ہتھیار اور اقتدار کی بنیاد پر نہیں پھیلی، بلکہ اُس فلسفہ philosophy کی وجہ سے مغربی تہذیب رائج ہوئی، جس کے نتیجے میں ماڈرن سائنس modern science وجود میں آئی، اور اس ماڈرن سائنس کی وجہ سے مغربی ممالک کو ایک سے ایک ہتھیار ہاتھ لگے، پھر ان ہتھیاروں کے استعمال کے بعد پوری دنیا پر اس کا اقتدار قائم ہوا۔

**فلسفہ Philosophy**

فلسفے کی بہت سی تعریف ہے، آج کے دور میں فلسفہ کہتے ہیں: ہر چیز اور حقیقت کو پہلے شک کے ساتھ دیکھنا، پھر دلائل کی بنیاد پر study اور تجزیہ کرنا، کہ وہ چیز صحیح ہے یا غلط؟ موجود ہے یا نہیں؟۔ چنانچہ اس ماڈرن دور کی فلسفہ کی کتاب کا پہلا باب chapter، اس عنوان سے نہیں ہوتا کہ خدا موجود ہے، نہ یہ کہ خدا موجود نہیں ہے۔ بلکہ سوالیہ جملہ ہوتا ہے کہ "کیا خدا موجود ہے؟ ?Does God exist"

ایک زمانے میں فلسفہ شرک پرست تھا۔ یونانی فلسفہ شرک کا حامی تھا۔ اور آج بھی ہندوستان میں ہندوؤں کا فلسفہ شرک کو justify کرتا ہے اور درست ٹھراتا ہے۔

اس کے بعد عیسائیت جب سلطنت روم یعنی مغربی ممالک میں پھیلی خصوصاً یونان میں، تو فلسفہ عیسائیت اور مذہب کا حامی ہو گیا۔ پھر فلسفہ عالم اسلام میں آیا، تو مسلمان ہو گیا، اور علم کلام وجود میں آیا۔

لیکن جب جدید دور modern period شروع ہوا تو فلسفہ اب دوبارہ مذہب کا مخالف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کے مذہب پرست فلاسفر فلسفہ philosophy کو مسا سفی misosphy کہتے ہیں۔ فلاسفی کہتے ہیں: حب الحکمۃ حکمت سے محبت رکھنا۔ اور مسا سفی کہتے ہیں: حکمت کی باتوں سے نفرت کرنا۔ آج فلسفہ کی بنیاد ہیومینزم humanism ہے، اس نے سب سے پہلے حسی علوم natural sciences کے ساتھ اتحاد کیا۔ مثلاً سائیکالوجی psychology (یہ علم انسان کے ذہن کا مطالعہ کرتا ہے)، سوشیالوجی sociology

(یہ علم انسان کے معاشرے کا مطالعہ کرتا ہے) اور بایولوجی biology (یہ انسان اور دیگر جاندار کی نشوونما اور خصوصیات وغیرہ کا مطالعہ کرتا ہے)۔

**فلسفہ کے تین ادوار 3 periods of philosophy**

۱-**قدیم دور classical period**:- یہ ۳۲۳ قبل مسیح سے ۳۰ بعد المسیح تک 323 C.E - 30 A.C.E ۔ ۳۲۳ قبل مسیح میں "اسکندر رومAlexander the Great" کی موت ہوئی، ارسطو کا بھی یہی دور ہے، یہ اسکندر کا استاد تھا۔ اور ۳۰ء میں رومیوں نے مصر کو فتح کیا، اور وہاں "اسکندریہ Alexandria" نامی شہر بسایا۔ اس درمیان میں جو فلسفہ ہے، اس کو قدیم فلسفہ classical philosophy کہتے ہیں۔ اس فلسفہ کی بنیاد شرک پر ہے، جس کا نظریہ یہ تھا کہ "کائنات universe قدیم eternal ہے" یعنی ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گی۔

آج آریہ سماجیوں کا یہی یونانی فلسفہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تین چیز قدیم eternal ہیں۔ ۱- خدا جس کو وہ بھگوان کہتے ہیں۔ ہم بھی یہی مانتے ہیں کہ خدا قدیم ہے۔ ۲- کائنات۔ ۳- روح۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا عقیدہ ہے کہ انسان جب مرتا ہے تو جسم فنا ہو جاتا ہے، لیکن اس کی روح دوسرے جسم میں سرایت transfer ہوتی رہتی ہے۔ اس کو ہم عقیدہ تناسخ Reincarnation کہتے ہیں۔ (اس سبجیکٹ پر مستقل ایک کورس ہوگا۔ ان شاء اللہ).

۲-**عہد وسطیٰ (mediaeval period 30C.E-1700A.C)** ۳۰ء سے ۱۷۰۰ء تک۔ اس دور میں فلسفہ نے مذہب کی حمایت کی۔ شروع میں عیسائیت کی عقلی تشریح logical interpretation کی ہے۔ پھر جب فلسفہ کا ترجمہ عربی میں ہوا، تو علم کلام وجود میں آیا، اور متکلمین اسلام نے اسلام کی عقلی تشریح کیا۔ ہمارے یہاں صرف یہی فلسفہ معتبر ہے۔

**۳-جدید دورmodern period:-** اس ماڈرن فلسفہ کے نتیجے میں، الحادathesimاورAgnostics( خدا کے وجود میں شک کرنے والے) کو مواد فراہم ہوا۔ اس لیے اس کی بنیادی باتوں سے واقفیت ضروری ہے۔ قرون وسطیٰmediaeval periodکا فلسفہ کیسے ماڈرن فلسفہ بنا؟ کن تبدیلیوں سے گذرنا پڑا؟ عہد وسطیٰ میں فلسفہ عقل پرستی پر مبنی تھا، البتہ علم کلام نے یہ کیا کہ جو چیز عقل سے ثابت ہو جائے تو ٹھیک ورنہ اس کو ہم قرآن وسنت اور وحیrevelationسے ثابت کریں گے۔ یہ بالکل صحیح منہجmethod ہے ۔یہی وجہ ہے کہ آج کے مسلم فلاسفر کو ماڈرن فلاسفر میڈیول فلاسفرmediaeval philosopher کہتے ہیں۔

**ماڈرن دور کے فلاسفر**

**۱-ریشنلیزمrationalism(عقلیت پرستی)-** یعنی عقل ہر چیز کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔لہذا خدا کا وجود جنت وجہنم وغیرہ کو جب تک عقل نہ مان لے، تب تک ہم نہیں مانیں گے۔ جو اس بیماری میں مبتلا ہیں ان کو ریشنلسٹrationalistکہتے ہیں۔ یہ فلسفہ قرون وسطی ہی سے چلا آرہا ہے

**۲-امپرسزمempiricism(حواس پرستی)-** اللہ سبحانہ وتعالی نے انسان کو پانچ حواسfive Senses عطا فرمایا، دیکھنے، سوکھنے، سننے، چکھنے اور محسوس کرنے کی طاقت ہے۔ امپرسزم کا کہنا ہے کہ علم صرف اور صرف ان پانچ حواس کے ذریعہ سے حاصل ہو گا۔ عقل علم حاصل نہیں کر سکتی، ہاں! عقل ان حواس کے لیے مدد گار ہے۔ جو لوگ امپرسزم کے قائل ہیں، ان کو امپرسزسٹ کہا جاتا ہے۔ اس فلسفہ کا وجود ماڈرن دور میں ہوا، اور آہستہ آہستہ یہ ریشنلیزم پر آج غالب ہو چکا ہے۔ آج کے دور کا فلسفہ امپرسزسٹ ہے، اسی لیے ماڈرن سائنس میں ہر چیز کو امپرسزم کے سیاق وسباق اورframe work میں سمجھی جاتی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ خدا کو دیکھ نہیں سکتے چکھ نہیں سکتے وغیرہ وغیرہ، لہذا ان لوگوں نے خدا کا انکار کر دیا۔

## نظریہ کائنات Worldview

آیئے! جانتے ہیں کہ ماڈرن فلسفہ اور عہد وسطیٰ کے فلسفہ Midvale philosophy میں کیا فرق ہے؟ سارا اختلاف اس نظریہ کائنات کی وجہ سے ہے کہ کائنات کس نے بنائی؟ کیسے بنی؟ کیوں بنی؟ ہم مسلمانوں کا Worldview یہ ہے کہ کائنات کو اللہ نے بنایا اور ہمارے امتحان کے لیے بنی۔ اب مسلمان کچھ بھی سیکھے گا وہ اس Worldview یعنی اللہ، توحید اور آخرت کو سامنے رکھ کر سیکھے گا اور پڑھے گا۔

لیکن ماڈرن دور میں مغربی فلسفہ نے لوگوں کے Worldview کو بدل دیا۔ سائینسی نظریہ کائنات sciencetific Worldview آزاد انسان ہے۔ یہ ہیومینزم پر مبنی ہے کہ زندگی کا مقصد خود انسان طے کرے گا نہ کہ کوئی مافوق الفطرت super nutral طاقت۔ اب مغربی تہذیب سے متاثر شخص فلسفہ یا ماڈرن سائنس، فزیکس، بایولوجی، سوشیالوجی وغیرہ پڑھتا ہے تو اس کے پیش نظریہ ہوتا ہے کہ میں انسان کو کیسے تمام قیود بند سے آزاد کروں اور ہیومینزم کو justify کروں۔

**اس سائنسی نظریہ sciencetific Worldview کے نتیجے میں ان کے تین گروپ بن گئے۔**

**ا-ڈی ازم Deism:-** اس کا نظریہ ہے کہ خدا موجود تو ہے، مگر معطل suspended ہے۔ خدا کو ان لوگوں نے مستری بنا کر رکھ دیا کہ گھر بنا کر چلا گیا، اس کا کام ختم۔ اب گھر کیسے چلے یہ کام اب مستری کا نہیں ہے۔

**۲-اگناسٹسزم Agnosticism:-** اگناسٹکس Agnostics یہ شک کرنے والوں کو کہتے ہیں کہ وہ نہ یہ کہتے ہیں کہ خدا موجود ہے، اور نہ یہ کہتے کہ خدا موجود نہیں ہے۔ ان لوگوں کے بھی کئی گروپ ہیں۔

**۳-الحاد Atheism:-** اس کا نظریہ ہے کہ خدا موجود نہیں ہے۔ اور سائنس اس بات کو ثابت کر چکی ہے۔

**ماڈرن سائنس Modern science وفلسفہ کے دو امتیازات Qualities**

ا- موجود جو کمیت سے متصف ہو Quantification of nature۔ یعنی جس کائنات میں ہم ہیں اس میں وہی چیز موجود مانی جائے گی جو کمیت سے متصف ہو کہ اس کا وزن کیا ہے؟ لمبائی چوڑائی اور فاصلہ کتنا ہے؟ مثلاً سورج اور زمین کا فاصلہ کتنا ہے؟ وزن کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ جو چیز اس معیار پر پورا نہ اترے وہ موجود نہیں ہے۔ چنانچہ ماڈرن سائنس روح کو موجود نہیں مانتی۔ اسی طرح جس کائنات میں ہم رہ رہے ہیں اس کے علاوہ کوئی عالم یعنی عالم آخرت، جنت اور جہنم وغیرہ کو نہیں مانتے۔ اور اللہ کا بھی انکار کرتے ہیں کہ وہ کمیت سے متصف نہیں ہے۔ خیر اور شر، اچھائی اور برائی یہ کیفیت Qualitie ہے۔ ماڈرن سائنس صرف کمیت سے بحث کرتی ہے، سیاروں کی رفتار اور لمبائی چوڑائی وغیرہ کو بتاتی ہے۔ اس لیے کہ یہ حواس پر مبنی ہے۔ لہذا ماڈرن سائنس کبھی یہ نہیں بتاتی کہ کیا اچھا ہے؟ کیا برا ہے؟ لیکن قرون وسطی کے فلسفے Midvale philosophy علم کلام میں، کمیت سے زیادہ کیفیت پر بحث ہوتی ہے۔ اس لیے کہ یہ عقل پر مبنی ہے۔

۲- ریڈکشنزم Reductionism (تجزی)۔ تجزی کہتے ہیں کہ کسی چیز کو تقسیم کرتے کرتے آخری حد تک لے جانا، اسی کو Reductionism کہتے ہیں۔ سترہویں اور اٹھارہویں صدی میں کوانٹم فزکس quantum physics نہیں تھی، صرف فزکس physics تھی۔ اس زمانے میں یہ نظریہ تھا کہ سب سے ادنیٰ جز اور ذرہ particle کو ایٹم کہا جاتا ہے۔ فزیکس کے ماہرین نے Reductionism کا نظریہ نکالا کہ ہم اس ایٹم کی حرکت movef کا مطالعہ کر سکتے ہیں کہ وہ حرکت کیسے کرتا ہے، کس سمت حرکت کرے گا۔ چونکہ کائنات میں ہر چیز حرکت کر رہی ہے۔ چنانچہ فزکس اور سائنس نے یہ دعویٰ کیا کہ اس دنیا میں کوئی چیز ہماری فہم اور سمجھ سے باہر نہیں ہے۔ اس لیے کہ ہر چیز ایٹم پر مبنی ہے، depend کرتی

ہے۔ اور ایٹم کی حرکت کا ہم نے مطالعہ کر لیا ہے۔ اسی لیے حرکت Movement کا مطالعہ کر کے، پہلے ہی سے بتا دیا کہ فلاں ستارہ کروڑوں سال کی دوری پر ہے، دس کروڑ سال بعد تباہ ہو جائے گا۔ اسی طرح اس کائنات کی عمر اتنے عرب سال ہے وغیرہ وغیرہ۔

**ماڈرن سائنس Modern science کی بنیاد**

- **قوانین فطرت Laws of nature:-** سائنس اور فزکس نے اس کائنات کا مطالعہ کیا تو پایا کہ کچھ قوانین ہیں اور یہ کائنات اس کے تابع ہے۔ مثلاً: کشش ثقل gravity، کہ اس دنیا میں وزنی چیز اوپر پھینکیں گے تو اسے نیچے ہی گرنا ہے۔ اسلام قوانین فطرت laws of nature کا انکار نہیں کرتا ہے، لیکن اسلام قوانین فطرت laws of nature بتانے کے لئے نہیں آیا۔ اسلام اور شریعت کا کام ہے ہدایت کیسے ملے؟ سائنس اور فزکس نے بتا دیا بہت اچھا، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ خدا کا انکار کر دیں، اس لیے کہ قوانین خود نہیں بنتا اس کے لیے بنانے والا ہونا ضروری ہے۔ اور خود قانون نظام کو نہیں چلاتا۔

- **سبب اور مسبب Cause and effect کا ضروری ہونا:-** ماڈرن سائنس کا کہنا ہے کہ جب جب سبب cause موجود ہو گا، مسبب effect بھی ضرور ہو گا۔ جیسے آگ سبب ہے اور جلنا مسبب ہے۔ اس کے نتیجے میں ماڈرن سائنس میں یقین کرنے والوں نے معجزات کا انکار کر دیا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ نے نہیں جلایا۔ یا تو یہ قصہ جھوٹ ہے یا ابراہیم علیہ السلام جلے ہیں۔

آج سے تقریباً ہزار سال پہلے امام غزالی - رحمۃ اللہ علیہ - نے اپنی کتاب "تہافت الفلاسفہ The incoherence of philosophers" میں اس نظریہ کی تردید کر چکے ہیں۔ خدا کے وجود اور خدا کے قادر مطلق ہونے (جو چاہے کرے) کو ثابت کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ "سبب اور مسبب cause and

effectکا ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہونا، یہ کوئی ضروری نہیں ہے۔ اس لیے کہ جب خدا قادر مطلق (جو چاہے کرے) ہے، تو خدا جب چاہے گا تو سبب cause کے بعد مسببeffect ہو گا، اور جب چاہے گا نہیں ہو گا۔ ہم ایسا اس لیے سمجھتے ہیں کہ ہم یہی دیکھتے آرہے ہیں کہ ہم نے کوئی چیز آگ پر رکھی تو وہ جلی لہذا سبب اور مسبب لازم وملزوم ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ مثال کے طور پر ایک آدمی پیدائشی نابینا ہو، دنیا اس کے لیے اندھیری ہے۔ اگر اس کی بینائی واپس آجائے، تو وہ سمجھے گا بینائی کا آنا سببcause ہے اور دنیا کی روشنی مسببeffect ہے۔ لیکن جب سورج ڈوب جائے گا، اور دنیا اندھیرے میں چلی جائے گی، تو اب جا کر اس کو حقیقت سمجھ میں آجائے گی کہ میری بنائی سبب نہیں ہے بلکہ سورج کی روشنی سببcause ہے۔ اسی طرح ہم آگ اور جلنے کو لازم وملزوم سمجھتے ہیں۔ مگر اللہ کو یہ قدرت ہے کہ اس کنیکشن کو توڑ دے سببcause ہو اور مسببeffect نہ ہو"۔

امام غزالی رح خود اعتراض کرتے ہیں کہ جب سببcause اور مسببeffect ایک دوسرے کے لئے ضروری نہیں ہے، تو لوگ ایک سے ایک حماقتیں کریں گے مثلاً کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ گھر میں کتاب چھوڑ کر آیا ہوں، ہو سکتا ہے کہ گھوڑا بن گئی ہو۔ لوگ ایسی حماقتیں اس لیے کریں گے کہ سبب اور مسبب کے کنکشن کو ختم کر دیا گیا۔ ہم تو اسی لیے اس کو ناممکن سمجھتے تھے کہ سبب اور مسبب ایک دوسرے کے لئے ضروری ہے گھوڑا بننے کے لئے کوئی سبب چاہیے، کتاب سببcause نہیں ہے۔

امام غزالی رح پھر اس کا جواب دیتے ہیں کہ یہ خدا کے لیے ممکنposible ہے، مگر واقع اور موجود نہیں ہے، ایسا ہوتا نہیں ہے۔ اور ہر ممکنposible کا واقع اور موجود ہونا ضروری نہیں ہے۔ جیسے آج کے دور میں سائنسtime travel (آپ ماضی میں جاسکتے ہیں اس وقت کی دنیا دیکھ کر آسکتے ہیں، مستقبل میں جاسکتے ہیں) کو ثابت کر چکی ہے کہ ٹائم ٹریول ممکنposible ہے، ایسی ٹیکنالوجی ایجاد ہو سکتی ہے۔ مگر

ابھی واقع اور موجود نہیں ہے۔ لہذا ہر ممکن posible کا موجود ہونا ضروری نہیں۔ بہت سے ایسے ممکنات Possibilities واقع بھی ہوتے ہیں جیسے ماضی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا، اور آگ نے نہیں جلایا۔

- **جسمانی وجود physical reality** کا دیگر وجود سے آزاد ہونا ماڈرن سائنس صرف اس چیز کو موجود مانتی ہے، جو کمیت سے متصف ہو کہ اس میں لمبائی چوڑائی وغیرہ ہو۔ انسان کا جسمانی وجود تو ہے مگر اس میں روح ہو ایسا نہیں ہے۔ اسی طرح ماڈرن سائنس شعور Consciousness کو نہیں مانتی۔ وہ کہتی ہے کہ انسان کا دماغ ہی عقل و شعور ہے، اس کا کوئی الگ سے وجود نہیں ہے۔ انسان کے دماغ brain میں کچھ کیمیکل chemical ہوتے ہیں، جس کے حرکت activities کے نتیجے میں، انسان سوچتا ہے، ہاتھ پاؤں ہلاتا ہے۔ اگر وہ کیمیکل خراب damage ہو جائے تو انسان کے سوچنے وغیرہ کی صلاحیت ختم ہو جائے گی۔ اور قرون وسطی کے فلسفہ Midvale philosophy کے نزدیک عقل و شعور غیر مادی Non-materialistic ہے، اور دماغ مادی materialistic ہے۔

- **تجربہ Experiment** تجربہ اس چیز کا ہوگا جس کو دیکھنا یا چکھنا، سونگھنا، سننا اور محسوس کرنا ممکن ہو۔ لہذا جس چیز کا تجربہ experiment کیا جاسکے وہی موجود ہے۔ اس لیے جنت و جہنم وغیرہ کا یہ لوگ انکار کر دیتے ہیں۔

- **پیشگوئی کرنا prediction** **تجربہ experiment** کی بنیاد پر ہم پیشگوئی کر سکتے ہیں کہ آگے کیا ہوگا؟ لہذا ماڈرن سائنس نے تجربہ کی بنیاد پر پیشگوئی کر دی کہ اس دنیا کی اتنی سال عمر باقی رہ گئی ہے وغیرہ وغیرہ۔

ماڈرن سائنس ان مذکورہ پانچ بنیادوں پر قائم ہے۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی غلط ثابت کر دیا، تو ماڈرن سائنس کی پوری عمارت تباہ و برباد ہو جائے گی۔ آج کی کلاس سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ قدیم دور کے شرکیہ فلسفہ سے مذہبی فلسفہ تک، پھر لا مذہبی Anti religion تک کیسے پہونچے؟ اور کیا کیا تبدیلیاں ہوئیں؟۔

**آخری کلاس:-** قدیم دور classical period کے فلاسفروں میں ارسطو Aristotle اور افلاطون Plato وغیرہ ہیں۔ یہ فلسفہ اس دور میں زیادہ کار آمد نہیں۔ ہمارا واسطہ قرون وسطی middle ages کے فلسفے سے تھوڑا بہت، اور زیادہ حصہ جدید دور modern period کے فلسفے سے ہے۔

**قرون وسطی Middle ages کے فلاسفرز philosophers**

قرون وسطی کے کئی ایک فلسفی ہیں، لیکن یہاں چند کا تذکرہ ہے۔

**ا-سینٹ آگسٹائن St. Augustine 354- 430 A.C**

یہ شمالی افریقہ North Africa کے کسی علاقے میں پیدا ہوا، عیسائیوں کا بنیادی مفکر و فلسفی ہے۔ یہ جدید افلاطونیت کا ماہر ہے۔

جدید افلاطونیت کیا ہے؟ وحدت الوجود یعنی خدا ہر چیز میں حلول (داخل) کیے ہوئے ہے۔ یہ ہندؤں کے یہاں آج بھی ہے، اسی کو جدید افلاطونیت کہتے ہیں۔ وحدۃ الوجود کی اور بھی کئی تشریح ہے۔ اور جدید افلاطونیت میں دو خداؤں کا بھی تصور ہے۔ ایک خدا شر کا خالق ہے the creator of evil، اور دوسرا خدا اچھائی کو پیدا کرنے والا ہے Creator of goodness۔ پارسی مذہب Zoroastrian اسی عقیدہ کے قائل ہیں۔ اسلام کے علاوہ یہ سب سے قدیم مذہب مانا جاتا ہے۔ اب اس عقیدے میں گڑبڑی اور پرابلم یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ برائی اچھائی پر بہت سی جگہ غالب ہو جاتی ہے۔ تو پھر وہ خدا کیسا جس کی پیدا کی ہوئی اچھائی شکست کھا جاتی ہو اور دوسرے خدا کی پیدا کی ہوئی برائی فتح حاصل کر لیتی ہو۔ اصل خدا تو اسی کو ہونا چاہیے۔ سینٹ آگسٹائن کو اس چیز کا احساس ہو گیا تھا، اس لیے عیسائیت کو اختیار کر لیا۔ پھر آہستہ آہستہ ترقی کر کے عیسائیوں کے عظیم شخصیت بن گئے۔ عیسائیت کی دفاع میں کتاب لکھی۔ انھوں نے فلسفہ اور عقیدہ پیش کیا کہ عیسائیت خود ایک فلسفہ کا نام ہے، بائبل اور انجیل کے جو نصوص اور آیتیں

Verses ہیں یہی حجت ہیں۔ لیکن آج کا فلسفہ وحی revelation کو حجت نہیں مانتا۔ اسی طرح سینٹ آگسٹائن نے یہ بھی عقیدہ پیش کیا کہ انسان کے نزدیک گناہ بہت اہم ہے، ان کے عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صولی پر چڑھایا گیا، اور دفنایا گیا، پھر آسمانوں میں جا کر تین دن جہنم میں ان کو رکھا گیا وغیرہ وغیرہ یہ سب اس لیے ہوا کہ انسانوں کے گناہوں کا کفارہ ادا کیا جاسکے۔ اس لیے ان کے یہاں گناہوں کا ہونا بہت ضروری ہے۔

## ۲- سینٹ انسلم St. Anselm 1033- 1109 A.C

یہ عیسائی عقیدہ و فلسفہ کی دوسری اہم شخصیت ہے۔ اس نے خدا کے وجود کی عقلی دلیل پیش کی، اور یہ ہمارے یہاں علم کلام میں آج بھی ہے کہ "ہم سب موجود ہیں اور ناقص ہیں (ہمارا وجود ہمیشہ سے نہیں ہے، اور نہ ہی ہمیشہ رہے گا. اس کو سب لوگ مانتے ہیں)۔ اور ہم ایسے وجود کا تصور کر سکتے ہیں جس کا وجود کامل ترین ہو (ہم تو محال کا بھی تصور کر سکتے ہیں)۔ اگر یہ کامل ترین موجود صرف ہمارے ذہن و تصور میں ہو تو وہ کامل ترین نہیں ہے۔ اور ہم نے کامل ترین کا تصور کیا ہے۔ لہذا ماننا پڑے گا کہ ہمارے ذہن سے باہر حقیقت میں بھی ہے، اور یہی خدا ہے جو ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا۔ اس کو وجودی دلیل ontological argument کہا جاتا ہے۔

## ۳- سینٹ تھامس اکویناس St. Thomas aquinas 1224-1274 A.C

یہ عیسائیوں کی پہلی عظیم اور سب سے اہم شخصیت ہے، یہ اٹلی میں پیدا ہوا، ڈومینیکن Dominican (جس طرح ہمارے یہاں چشتیہ، قادریہ اور سہروردیہ وغیرہ ہے) طور طریقے سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے مذہب اور عقل کے درمیان تطبیق harmonization کا سب سے زیادہ کام کیا ہے۔ یہ سینٹ آگسٹائن اور سینٹ انسلم کا تو مقلد تھا ہی، ساتھ ساتھ امام غزالی رح کا بھی مقلد تھا۔ اور آپ کو معلوم ہے

کہ ابن رشد نے امام صاحب کی کتاب "تہافت الفلاسفہ "کا رد "تہافت التہافت " کے نام سے لکھا۔ اور اٹلی میں ابن رشد کے مقلدین بہت تھے، ان لوگوں نے سینٹ تھامس اکویناس کی مخالفت کی، اور یہ دونوں عیسائی ہی ہیں۔ سینٹ تھامس کے مقلدین دو تین سو سال تک رہے، پھر جدیدیت کے لہر میں سب بہہ گئے۔ البتہ جنوبی امریکہ South America میں اسپین کی تہذیب کا اثر آج بھی تھوڑا بہت ہے، وہاں یہ لوگ تھوڑے بہت ہیں۔

**جدید دور Modern period کے فلاسفرز philosophers**

ہمارا اصل چیلینج ماڈرن دور کے فلاسفرز سے ہے اور الحاد کی بنیاد بھی یہی لوگ ہیں۔

**۱- فرانسیس بیکون Francis bacon 1561- 1626**

یہ انگلینڈ میں تھا، اس نے حکومت کو ایک تجویز پیش کی کہ حکومت سائنس اور فلسفہ کی سرپرست بن جائے، تاکہ ماحولیات اور قدرت پر کنٹرول حاصل ہو سکے، سائنس کی بنیاد پر ہم ہتھیار بنا سکیں وغیرہ وغیرہ۔ حکومت نے اس کی تجویز قبول کر کے فنڈنگ شروع کر دی، اور ان کی تھیوریز و نظریات کو عملی جامہ پہنانے لگی، تو ظاہر ہے کہ فتح اور غلبہ ہو گا، اس لیے کہ دنیا دارالاسباب ہے۔ مغربی دنیا کو پوری دنیا پر کنٹرول، اسی شخص کے نظریات و فلسفے کی وجہ سے حاصل ہوا۔ اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ پوری دنیا میں تباہی اس شخص کی وجہ سے ہے۔

یہ مابعد الطبیعیات metaphysics (اس کائنات میں جو چیز نظر آسکتی ہیں، اس کو طبعیات physics کہتے ہیں۔ اور چیز نظر نہیں آسکتی اسے مابعد الطبیعیات metaphysic کہتے ہیں جیسے خدا اور روح وغیرہ) کا مخالف، اور کٹر مادہ پرست materialist تھا۔ اس کا نظریہ تھا کہ مشاہدہ observation کے بغیر ہم قدرت کے راز کو تسلیم نہیں کریں گے۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے علم کی بنیاد صرف مشاہدہ

observation کو قرار دیا بقیہ اسباب علم کو یکسر مسترد کر دیا۔ اس سے پہلے فلسفہ کی بنیاد عقل پر تھی، یہاں سے فلسفہ حواس senses اور مشاہدہ پر مبنی ہو گیا۔

## ۲-رینے ڈیکارٹ Rene Descartes 1596-1650

یہ دوسری شخصیت ہے جس کی وجہ سے دنیا میں الحاد athesim ہے۔ جدید فلسفہ کا بانی مانا جاتا ہے۔ اس کا سب سے بڑا کارنامہ لوگوں کے ذہن میں شک پیدا کرنا۔ اس کی بھی تربیت عام بچوں کی سی ہوئی، اس نے جو کہانیاں سن رکھی تھیں، اس پر غور و فکر کیا تو بہت سی باتیں حقیقت کے خلاف لگیں، اس نے سوچا کہ جب اس قصے اور کہانیوں میں بہت سی باتیں حقیقت خلاف تھیں اور میں نے یقین کر لیا تھا، ہو سکتا ہے کہ آج میں جن چیزوں پر یقین رکھتا ہوں، وہ بھی حقیقت خلاف ہوں۔ لہذا ان پر غور و فکر کرنا چاہیے کہ وہ صحیح ہیں یا نہیں؟ جب اس نے ہر چیز کو شک سے دیکھ کر غور و فکر شروع کیا کہ یہ چیز حقیقت کے موافق ہے یا مخالف؟ دونوں پہلوؤں پر دلائل اکھٹا کیا، پھر موازنہ کیا۔ لیکن اس کا شک بڑھتا چلا گیا۔ اور وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ میں کبھی بھی کسی چیز کے بارے میں یقین نہیں کر سکتا۔ اس نے باقاعدہ اپنا ایک فلسفہ بنا لیا، جسے Methodological skepticism (اعتقادات کو شک کی نگاہ سے دیکھنے کا منظم طریقہ) کہتے ہیں۔ ہاں ایک چیز یقینی ہے۔ "I think there for i am میں سوچتا ہوں اس لیے میں ہوں" یعنی میں شک کر رہا ہوں، اس میں کوئی شک نہیں۔ اور میں یہ شک اپنے سوچنے کی صلاحیت سے ہی کر رہا ہوں۔ لہذا یہ میری سوچنے کی صلاحیت ہی ایک ایسی چیز ہے جو یقینی ہے، بقیہ ہر چیز مشکوک ہے۔

اس کے دو سو سال بعد کچھ لوگ آئے، جن کو ہم پوسٹ ماڈرنیسٹ post modernists کہتے ہیں۔ پوسٹ ماڈرنزم یعنی مابعد جدیدیت کا کہنا ہے کہ ہر چیز مشکوک ہے جیسا کہ رینے ڈیکارٹ نے کہا۔ ان کا بنیادی نظریہ ہے کہ دنیا میں کوئی کلی بیانیہ metanarrative نہیں ہے۔ یعنی آپ کوئی ایسا بیانیہ

statment نہیں دے سکتے، جو سب کے لئے حق ہو، آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اسلام ہی حق ہے۔ حق ایک ہی نہیں ہے، متعدد ہیں۔ مثلاً ایک آدمی عقیدہ رکھتا ہے کہ خدا موجود ہے، یہ بھی صحیح ہے۔ اور ایک شخص خدا کا منکر ہے، یہ بھی نظریہ ٹھیک ہے۔ ہم کسی کو غلط نہیں ٹھہرا سکتے۔ ہم حقیقی حق تک کبھی رسائی حاصل نہیں کر سکتے، اور اس دنیا میں ہمیں امن کے ساتھ رہنا ہے، اس لیے ہم مان لیتے ہیں کہ ہر ایک کی بات حق ہے۔ یہ شک ہی الحاد و دہریت کی طرف لے جاتا ہے۔ بہر حال شک کو باقاعدہ فلسفہ کے طور پر ماڈرن دور میں پیش کرنے والا، یہ رینے ڈیکارٹ Rene Descartes ہے۔ جس کی وجہ سے ملحدین کو مضبوطی ملی۔

### ۳- تھامس ہوبس Thomas Hobbes 1588-1679

یہ امپر سزسٹ empiricist (حواس پرست) تھا۔ اس نے فرانسس بیکن سے آگے بڑھ کر حکومت کو یہ باور کرایا کہ اپنے اقتدار کو باقی رکھنے کے لیے، آخری حد تک جا سکتے ہیں۔ آپ حاکم ہیں اور عوام محکوم ہے۔ اس کے نتیجے میں امپیریلزم imperialism یعنی استعمار و سامراج کا آغاز ہوا۔ اس کا فکری بانی یہی تھامس ہوبس ہے۔ جب امپیریلزم ختم ہوا، اور ملک آزاد ہونا شروع ہوئے، تو استعماری ممالک انگلینڈ اور فرانس وغیرہ نے اپنی طاقت کو برقرار رکھنے کے لئے ایک تنظیم بنائی جس کو ہم اقوام متحدہ United Nations کہتے ہیں۔ اور سکیورٹی کونسل بنائی اور مستقل ممبر بن کر بیٹھ گئے جسمیں رشیا، امریکہ، چائنا، فرانس اور انگلینڈ وغیرہ ہیں۔ یہی ممالک اقوام متحدہ کے مالک ہیں، جہاں چاہتے ہیں بم گرا دیتے ہیں، جنگ چھیڑ دیتے ہیں، اور جب چاہتے ہیں جنگ بند کر دیتے ہیں۔

### ۴- جان لاک John Locke 1632-1704

امپر سزم empiricism کا بانی تو فرانسیس بیکون Francis bacon ہے، مگر اس کا مدون اور امام جان لاک ہے۔ اس نے پورے دنیا کے سامنے دلائل پیش کیا کہ کیسے حواس Senses کے ذریعے حاصل ہونے والا علم ہی علم کہلائے گا، عقل کے ذریعے حاصل ہونے والا علم، علم نہیں ہے۔ اس کا مشہور مقولہ ہے کہ "ہماری عقل ایک سلیٹ کی طرح ہے، جس طرح ایک سلیٹ بچے کو دیں کہ وہ رنگ بھرے، وہ رنگ بھرتا ہے۔ اگر وہ بچہ مختلف رنگ اور اپنے ارد گرد کے ماحول کو نہ دیکھتا پاتا، تو وہ کبھی رنگ نہیں بھر پاتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ مشاہدہ اور تجربہ اصل ہے، عقل اصل نہیں ہے۔ عقل تو سلیٹ کی طرح ہے، جس پر ہم مشاہدہ اور تجربہ کی بنیاد پر رنگ بھرتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ عقل اصل ہے۔ یہ جان لاک کا بنیادی فلسفہ ہے اور اس کو ثابت کرنے کے لئے کتابیں لکھی۔

اس نے اپنے پیش روں سے مخالفت بھی کی، تھامس ہوبس جو استعمار کا فکری بانی ہے اس سے مخالفت کی، اور با قاعدہ جمہوریت Democracy کے فوائد پر کتاب لکھی اور کہا کہ حکومت حاکم و محکوم کے درمیان معاہدہ کا نام نہیں ہے۔ (ورنہ ایک طبقہ ہمیشہ حاکم بنا رہے گا اور دوسرا طبقہ محکوم ہی رہ جائے گا۔) بلکہ آزاد لوگوں کے درمیان معاہدہ کا نام ہے۔ اب ان آزاد لوگوں کو اپنی اپنی ذمہ داری پوری کرنی ہے کوئی طبقہ اگر ذمہ داری پوری نہیں کرے گا تو دوسرا طبقہ سزا دے گا، جمہوریت میں یہی ہوتا ہے اگر حکومت عوام کے فلاح و بہبود کا خیال نہیں کرتی، تو اگلے الیکشن میں عوام اس کو سزا دے سکتی ہے۔ جان لاک کے فلسفے ہی کی بنیاد پر امریکہ کا آئین constitution بنا ہے، جس میں جمہوریت اور آزادی اظہار رائے وغیرہ پر بہت زور ہے۔

### ۵- ڈیوڈ ہیوم David Hume 1711-1776

رینے ڈیکارٹ Rene Descartes کی طرح اس نے بھی الحاد کو بہت مضبوط کرنے کا کام کیا ہے۔

• استخراجی منطقdetective argument (کلی سے جزئی پر استدلال)۔ مثلاً ہر انسان فنا ہونے والا ہے۔ اور زید انسان ہے۔ لہٰذا زید فنا ہونے والا ہے

• استقرائی منطقinductive argument (جزء سے کل پر استدلال)۔ مثلاً: آپ نے چند ممالک کے کوّے کو دیکھا کہ کالے ہیں، آپ نے ان چند افراد اور جز کو دیکھ کر کہہ دیا کہ سارے کوے کالے ہیں۔

علم کلام اور قدیم فلسفہ استخراجی منطق پر انحصارdepend کرتا ہے۔ ڈیوڈ ہیوم نے اس کو دلیل کی بنیاد پر مسترد کر کے کہا کہ استقرائی منطقinductive argument ہی اصل ہے، اسی سے کچھ طے کیا جا سکتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ مذہب کو آپ اس طرح نہیں ثابت کر سکتے۔ اس لیے کہ استقرائی منطق inductive argument حواسsenses پر مبنی ہے۔ اور استخراجی منطق deductive argument کی بنیاد عقل ہے۔ اس لیے آج اگر کسی ملحدAtheist بات کریں گے، اور آپ استخراجی منطقdeductive argument کے دلائل دینے لگیں، تو وہ کہے گا ہم اس کو مانتے نہیں۔ اور خدا کے وجود پر استقرائی منطقdeductive argument ہے نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ کائنات خدا کے وجود کی دلیل ہے، لیکن وہ کچھ اور کہہ دے گا۔ اس لیے ہم اس پر بات کریں گے ہر جگہ استقرائی منطق نہیں چلتی استخراجی منطق بھی اہم ہے۔ اور اس کو ہم کیسے ثابت کریں؟ اگلا کورس اسی علمیات epistemology پر ہے۔

## ٦- امانوئل کانٹImmanuel Kant 1724-1804

اس نےrationalism یعنی عقلیت پرستی پر بہت زبردست وار کیا ہے، عقل پر تنقید کے موضوع پر کتاب لکھی، اور سرے سے عقل کو مسترد کر دیا۔ عقل پر تنقید تو سب سے پہلے امام غزالی رح نے کی ہے۔

مگر امام صاحب نے بالکلیہ عقل کو مسترد نہیں کیا ہے۔ بلکہ امام صاحب نے کہا کہ عقل سے تمام چیزوں کو نہیں سمجھا جا سکتا، بعض چیزوں کو سمجھنے کے لیے عقل ناکافی ہے، اس کے لئے پھر وحی revelation ہے۔

- **ظاہری دنیا phenomenal world (فنامنل ورلڈ)**
- **باطنی دنیا Noumenal world (نامنل ورلڈ)**

اس کا نظریہ ہے کہ ظاہری دنیا کو ہم اپنے حواس senses سے سمجھ سکتے ہیں۔ اور باطنی دنیا کو ہم سمجھ ہی نہیں سکتے۔ اس لیے کہ ان کے یہاں عقل ذریعۂ علم نہیں ہے۔

## مغربی تہذیب کے متعلق رد عمل

## Response to the western civilization

- **قبول کر لیا جائے Acceptance** اس نظریہ کو فروغ (promote) دینے والوں میں مصر کے محمد عبدہ، جمال الدین افغانی اور سر سید احمد خان بھی ہیں۔ ان کی نیت پر شک نہیں کر سکتے، ہاں! ہمیں اختلاف کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ انھوں نے دیکھا کہ مغرب نے ان علوم و نظریات کی بنیاد پر ترقی کیا۔ تو ہمیں بھی ان کے نظریات و علوم کو اپنانا چاہیے تاکہ ہم بھی ترقی یافتہ ہو جائیں۔ اس نظریہ کے حاملین تین طرح کی دلائل دیتے ہیں۔

- **مغرب کی برتری اور استحکام سے انکار نہیں کیا جا سکتا Power of the west**۔ جب مغرب کی معاشی برتری economic stability اور سیاسی استحکام Political stability ثابت ہے، تو ہمیں مغربی نظریات کو قبول کر لینا چاہیے۔

ہمیں بالکل مغرب کی برتری کا اعتراف ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ جس چیز کو برتری حاصل ہو اس کو قبول کر لیا جائے۔ مدینہ منورہ میں جب حضور اکرم ﷺ تشریف لائے، اس وقت دو بڑی تہذیبیں civilization تھیں، رومن تہذیب Roman civilization اور فارسی تہذیب Persian civilization ایک مغرب میں اور ایک مشرق میں تھی۔ آپ ﷺ کو معلوم تھا کہ رومیوں کو برتری حاصل ہے، پھر بھی غزوۂ تبوک کے لیے گئے۔ ان کی برتری کو قبول نہیں کیا۔

• **اسلام ترقی کا مخالف نہیں ہے** follow them۔ اس لیے ہمیں ترقی کی نیت سے ان کی اتباع کرنا چاہیے۔

یہ بات بالکل صحیح ہے، مگر کیا محض مغرب کی اتباع سے ترقی حاصل کر ہی لیں گے؟ ایسا نہیں ہے۔ دیکھ لی جیسے جاپان ترقی یافتہ ملک ہے۔ پہلے جاپان کی تہذیب بالکل الگ تھی، لیکن جب امریکہ نے جاپان پر ایٹم بم گرایا، تو اس کے بعد جاپان نے مغربی تہذیب کے آگے خود کو سرینڈر کر دیا اور مغربی تہذیب پر ایمان لایا۔ جس کے نتیجے میں اس کو ترقی ملی۔

ترکی میں چند سال پہلے سیکولرازم بہت شدت کے ساتھ تھا، یہ مغرب سے آیا۔ مگر ترکی اتنا ترقی یافتہ نہیں بن سکا، جتنا مغربی ممالک ہیں۔ اس لیے کہ ترکی نے مغرب کو فالو ضرور کیا، لیکن اس پر ایمان نہیں لایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ کسی نظریہ کو قبول کریں تو اس پر ایمان لا کر تن من دھن کی بازی لگا دیں تب جا کر وہ نظریہ کام کرتا ہے۔ اور یہ ممکن نہیں ہے کہ خدا اور اس کی شریعت پر ایمان لاتے ہوئے، مغرب کو اس طرح سے فالو کریں۔ اور محض اتباع اور فالو سے کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔

• **مغربی تہذیب اسلامی اصولوں پر قائم ہے West relies on islamic principles**۔ اس لیے یہ ترقی یافتہ ہے۔ لہذا ہمیں بھی اپنے اصولوں پر عمل کرنا چاہیے اور وہ اصول یہی ہیں جس پر مغربی تہذیب قائم ہے۔

ہم اس کے مخالف ہیں، اس لیے کہ دنیا دارالاسباب ہے جو محنت کرے گا وہ کامیاب ہو گا۔ رزق کی ذمہ داری اللہ نے خود لے رکھی ہے۔ مغرب میں تجارت ایمانداری سے ہوتی ہے، مگر ایمانداری مقصد نہیں ہے بلکہ وسیلہ ہے اگر ایمانداری نہ ہو تو ان کی دکان نہیں چلے گی۔ اور ہمارے یہاں ایمانداری مقصد ہے، وسیلہ نہیں۔

• **مغربی تہذیب کو رد کر دیا جائے Rejection**۔ یہ دوسرا نظریہ ہے اس کی چار وجوہات ہیں۔

**۱- اسلام کی اپنی فکر و تہذیب ہے۔**

**۲- مغرب west کی اپنی فکر و تہذیب ہے۔**

**۳- مغرب west کا رویہ خصوصاً اسلام کے ساتھ دشمنی والا۔**

**۴- دونوں تہذیبوں کے درمیان تضاد Contradiction ہے۔**

**Contradiction**

• **اسلامی ورلڈ ویو islamic world viwo**:- انسان اللہ کا بندہ ہے، مالک کی رضا مقصد ہے۔ آخرت کی کامیابی اصل ہے۔ حیاء، نکاح اور فیملی سسٹم کی حفاظت۔ عورت اور مرد کا میدان الگ الگ ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں قانون بنانے کی اجازت۔ رزق حلال، سادگی اور صلہ رحمی۔

- **مغربی ورلڈ ویو western world viwo:-** انسان مکمل آزاد ہے، اپنی رضا مقصد۔ دنیا اور دنیا کی ترقی اصل۔ حیا اور فیملی سسٹم کا خاتمہ۔ عورت اور مرد کا میدان ایک۔ اکثریت کی خواہش پر قوانین بنانے کی اجازت۔ ہر قیمت پر سرمایہ کا اضافہ۔

ان دونوں میں کتنا تضاد ہے آپ نے ملاحظہ کر لیا۔ اس لیے ہم اس کو کیسے قبول کر لیں۔ مزید یہ کہ حدیث بھی موجود ہے "خالفوا الیھود والنصاري" آپ ﷺ نے یہود و نصاریٰ کی تہذیبوں کی مخالفت کا حکم دیا ہے۔ ہاں ہم ان چیزوں سے ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں، جو ہمارے مذہب و تہذیب کے مخالف نہ ہو۔ اس لیے میڈیکل سائنس اور فزکس وغیرہ علوم پڑھ کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور اپنے ورلڈ ویو پر رہتے ہوئے اس کی ترقی و غلبہ کی کوشش کرنا چاہیے۔